مرزا غلام قادیانی اور چند تاریخی حقائق

حافظ محمد مدثر علی راؤ

فہرست برائے عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس حقیری کوشش کو اپنے آقا کریم ﷺ کے نام کرنے کی جسارت کرتا ہوں جو وجہ تخلیق کائنات ہیں اور جن سے ہماری نجات وابستہ ہے

تصویر کے دو رخ

تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا، قد و قامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا، کریکٹر کی موت تھی، سچ کبھی نہ بولتا تھا، معاملات کا درست نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا، تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی، وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا، قویٰ میں تناسب ہوتا، چھاتی 45 انچ کی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، مرد میدان ہوتا، کریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا ماہتاب ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسی وقت ہوتا، ابوالفضل اسکا پانی بھرتا، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اسکا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا، پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟ میں تو کہتا ہوں اگر علی رضی اللہ عنہ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں ہرگز نہیں، میاں آقا کریم ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔

امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

خطاب: ستمبر ۱۹۵۱ء کراچی

پیش لفظ

آج سے کچھ عرصہ قبل جب بندہ ناچیز نے ردقادیانیت پر کام کرنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ ختم نبوت اور حیات وفات مسیح علیہ سلام کے علاوہ بھی ایسے کئی دیگر معاملات ہیں جن میں جماعت قادیانیہ اپنے دجل و فریب کے ذریعے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ مرزا قادیانی اوراس کی جماعت دین اسلام کی بہت ہی بڑی خیر خواہ ہے جبکہ معاملہ بلکل اس کے برعکس ہے۔ جماعت قادیانیہ جہاں ہرآئے دن اپنے نام نہاد گرو مرزا قادیانی کوسچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتی رہتی وہاں کچھ ایسی وجواہات بھی وقوع پزیر ہوتی ہیں جنکی وجہ سے جماعت قادیانیہ کواپنے مؤقف کوثابت کرنے میں مزید تقویت حاصل ہوجاتی ہےاورآگے چل کرہم انہی وجوہات کا تعاقب کریں گے۔ یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انگریز کا خودکاشتہ پودا مرزاغلام قادیانی دین اسلام کا بہت بڑادشمن تھا جس کی وجہ سے کفار کودین اسلام پراور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات اقدس پرزبان درازی کا موقع ملا۔

قارئین کرام! جماعت قادیانیہ چونکہ دجل وفریب کاایک ایسا گڑھ بن چکی ہے جو کہ کفر کے تعفن سے لبریز ہےاور یہ مرزا قادیانی کودین اسلام کا بہت بڑاعلمبردار ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہے مگر قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں چند گنتی کےلوگوں کاایک ایساطبقہ بھی پایا جاتا جو کہ مرزا قادیانی کوکافراعظم مرتداور زندیق تو مانتا ہےلیکن ساتھ ہی ساتھ اس غلط فہمی کا بھی شکار ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دور کا کوئی بہت بڑامناظراسلام تھا جس نے عیسائیوں اوردوسرے مذاہب والوں کیساتھ مناظرے کیےاوراہل باطل کا منہ بند کرکے رکھ دیا جبکہ سچ تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی ایک بہت بڑا بزدل، مکاراورناکام ترین مناظر تھا جس نے دین اسلام کا دفاع کرنے کی بجائے الٹا نقصان پہنچایا

جس کو جماعت قادیانیہ نے دین اسلام کی خدمات سمجھ بیٹھی ہے جس کی مکمل تفصیل ہم آپ کے سامنے بحوالہ پیش کریں گے۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ اس غلط فہمی کا شکار یہ طبقہ مرزا قادیانی کو ایک بہت بڑا مناظر اسلام تو بتاتا ہے مگر وہ اسکا کوئی ثبوت یا حوالہ تک کبھی پیش نہیں کرتا اور مضحکہ خیز بات تو یہ ہے کہ جماعت قادیانیہ بھی ان جیسے لوگوں سے مرزا قادیانی کی دین اسلام کے لیے خدمات کا استدلال کرتی ہے جن کے پاس خود قادیانیوں کی طرح اس بات کا کوئی حوالہ موجود نہیں ہے بلکہ صرف سنی سنائی بات کو بڑھا چڑھا کر آگے سے آگے بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ حق تو یہ تھا کہ وہ قرآن وحدیث رسول ﷺ پر عمل کرتے اور ان سب افواہوں کی پہلے تصدیق کرتے۔ جیسا کہ ارشاد بارِتعالیٰ ہے (یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِی سَبِیلِ اللَّہِ فَتَبَیَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَیٰ ۔۔۔ ”اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جاؤ تو تحقیق کر لیا کرو۔“ (سورۃ النسآء ۹۴)

نیز فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کردے۔“ (صحیح مسلم رقم الحدیث ۷)

قرآن وحدیث کے اسی اسلوب پر عمل کرتے ہوئے ہم انشاءاللہ آپ کے سامنے اس سے متعلق تمام تر حقائق صرف بیان ہی نہیں بلکہ قادیانیوں کے گھر سے ثابت بھی کریں گے۔

خاک پائے اکابرین ختم نبوت

حافظ محمد مدثر علی راؤ

ضروری بات

اس مضمون کو لکھنے کا مقصد کسی فرد یا مسلمانوں کے کسی مسلک یا مکتب فکر کو نیچا دیکھانا یا اس کی توہین و تنقیص کرنا بلکل بھی نہیں ہے بلکہ مقصد صرف کچھ تاریخی حقائق اور واقعات کو درست کرنا ہے اور یہ

ثابت کرنا ہے کہ جماعت قادیانیہ جن لوگوں کے بیانات کو لے کر مرزا قادیانی کو ایک کامیاب مناظر اسلام اور اسلام کا خیر خواہ ثابت کرنا چاہتی ہے وہ سب بے بنیاد ہیں اور انکے ان بیانات کی کوئی حیثیت نہیں ہے چونکہ وہ مسلمانوں کے کسی بھی مکاتب فکر سے ہوں لیکن انہوں نے کسی بھی قسم یا کسی بھی طریقے سے فتنہ قادیانیت کو للکارا یا اسکا مقابلہ کیا اس لیے وہ سب قابل قدر ہیں اور ان میں سے کوئی کسی سے پیچھے نہیں لہذا اس لیے ہم پہلے ہی یہ وضاحت کرر ہے ہیں تا کہ کسی کو بھی کسی قسم کا کوئی شبہ نا رہے اور ہمیشہ کی طرح جماعت قادیانیہ کا اس پر بھی منہ کالا ہو جائے۔

توجہ فرمائیں

☆ اس کتاب کے 2 ابواب ہیں۔

☆ پہلے باب میں مسلم علماء کی دین اسلام کے لیے کی گئی خدمات کا ذکر ہے۔

☆ دوسرے باب میں مرزا غلام قادیانی سے متعلق تاریخی حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔

☆ کتاب کے آخر میں قارئین کی تسلی کے لیے چند نہایت ہی اہم اور نایاب قسم کے حوالہ جات کے اصل سکین دیے گئے ہیں۔

باب

اوّل

کمال ہنر

قارئین کرام! گوئیلز نے کہا تھا کہ ''جھوٹ کو اتنا بولو کہ وہ سچ محسوس ہونے لگے'' اسی طرح امریکی پروفیسر اور دفاعی تجزیہ نگار سموئیل ہنٹنگٹن (Sammuel Huntington) نے سب سے پہلے جدید تاریخ میں نام نہاد ''اسلامی دہشت گردی'' کی اصطلاح گھڑ کر اتنی کثرت سے استعمال کی کہ وہ سازشی اصطلاح اب حقیقت لگنے لگی ہے اور جماعت قادیانیہ بھی اپنے آقاؤں کے نقشقدم پر چلتی ہوئی جھوٹ کو سچ بنانے میں ناکام کوششیں کر رہی ہے۔ اس کو کہتے ہیں کمالِ ہنر کہ جس طرح تین ٹھگوں نے ایک دیہاتی سے بکری کے بچہ کو ٹھگنے کے لیے ایک سازش رچی، ایک نے بکری کو کتا بتایا، ایک نے گدھا اور ایک نے لومڑی تو بیچارے دیہاتی نے آخر پریشان ہو کر بکری کو تقریباً مفت میں ہی ٹھگوں کو دے دیا۔ وہی حال امت کے چند فلاسفر اور مخلص مگر ضروری علم اور ایمانی جرأت سے خالی دانشوروں کا ہے کہ اسلام دشمنوں کے مسلسل پروپیگنڈہ سے دباؤ میں آ کر طرح طرح کے فضول، غیر مفید اور مضر ایمان اقدامات کر رہے ہیں جس سے دشمن اسلام کے مئوقف کو مزید تقویت ملتی ہے۔

قادیانی مئوقف

برصغیر میں انگریزوں کی حکومت قائم تھی اور عیسائیوں کی طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے اور مسلمان ان کے سامنے بلکل بے بس ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کے پاس عیسائیوں کے کسی سوال کا جواب نہیں تھا اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمان عیسائیت اختیار کر رہے تھے۔ ایسے مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو بھیجا اور انہوں نے عیسائیوں سے لاتعداد مناظرے کیے اور انکے خدا کو جس کو وہ مسلمانوں کی طرح زندہ آسمان پر مانتے ہیں ان کے اس خدا کو بھی مردہ ثابت کیا جس کے بعد انہوں نے عیسائی پادریوں کا منہ بند کر کے رکھ دیا اور مسلمانوں کو اس پستی سے باہر نکالا۔ لہٰذا مرزا صاحب کی یہ دین اسلام

کے لیے عظیم خدمت ہے جسے مسلمانوں کے جید علماء کرام بھی تسلیم کرتے ہیں۔

غلط فہمی کا شکار طبقے کا مؤقف

مرزا قادیانی دعوی نبوت سے پہلے بہت بڑا مناظر اسلام تھا یہ اسلام کے دفاع میں عیسائیوں سے مناظرے کیا کرتا تھا اور انہیں شکست دیا کرتا تھا اور اس نے ردعیسائیت پر بہت ساری کتابیں بھی لکھیں کیونکہ ہمارے علماء تو عیسائی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے تو انہوں نے عیسائیوں کا مقابلہ کہاں سے کرنا تھا اور یہیں سے مرزا قادیانی کو شہرت حاصل ہوئی تھی کیونکہ یہ سب سے پہلے ایک مناظر اسلام بن کر سامنے آیا تھا لیکن بعد میں اس نے نبوت کا جھوٹا دعوی کر دیا۔

قارئین کرام! ایک مؤقف تو مرزا قادیانی کی ناجائز امت کا ہے لیکن دوسرا مؤقف اس طبقے کا ہے جو کہ قادیانیوں کی طرح خود بھی اس غلط فہمی کا شکار ہے اور یہ سب لوگ مرزا قادیانی کو بہت بڑا مناظر اسلام تو بتاتے ہیں لیکن کبھی اپنی اس بات پر کوئی ثبوت پیش نہیں کرتے لیکن قابل افسوس بات تو یہ ہے کہ اس سب میں یہ لوگ ان مسلمانوں کے علماء کرام کو نظر انداز کر دیتے ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلنے سے پہلے[1] ہی ردعیسائیت پر نا صرف مناظرے کیے بلکہ برصغیر میں اسلام کی حقانیت کا بول بالا بھی کیا۔

ابتدائی دور

انگریزوں کے ابتدائی اقتدار حکومت کے زمانہ میں ہندوستان کے اندر مسلم علماء کرام کی ایک جماعت

---

[1] روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 تریاق القلوب

تھی۔اس مقدس جماعت کا کام عیسائیوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی اور مذہبی اقتدار کونیست ونابود کرنا تھا۔اس کی بنیاد شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے ڈالی تھی۔ یہ جماعت دوطبقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ایک طبقہ مجاہدین باالسیف جس کی ڈیوٹی یہ تھی کہ مسلمانوں میں مجاہدانہ جنگی جذبہ پیدا کر کے اس کو جماعتی شکل دی جائے اور حکومت کے اقتدار کوٹکڑے ٹکڑے کر کے ملک کوانگریزوں کے چنگل سے آزاد کروایا جاسکے۔ دوسرا طبقہ ان علماء کرام کا تھا جو اپنی علمی قابلیت سے تحریری وتقریری پروپیگنڈے کے ذریعہ سے عیسائیوں کی تحریروتقریراور مشنریوں کا رد کرتے اور پادریوں کے گمراہ کن ہتھکنڈوں اور سرمایہ کے لالچ میں پھنسا کر مذہب بدلنے والے جال کے پھندوں سے غریب عوام کومحفوظ رکھے۔

پہلے طبقہ میں حضرت سیداحمد، حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید، حضرت حاجی امداداللہ، حافظ ضامن شہید، مولوی ولایت علی، مولوی فرحت حسین، مولوی محمد حسین اور مولانا جعفر تھانسیری رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ شامل تھے۔

دوسرے طبقہ میں مولانا آل حسن، مولانا رحمتہ اللہ کیرانوی، ڈاکٹر وزیر خاں، حضرت العلامہ مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا شرف الحق، مولانا محمد علی منگیری اور مولانا ابوالمنصور رحمتہ اللہ علیہ شامل تھے۔

پہلا طبقہ جنگجو تھا۔اس نے انگریزوں سے جنگ کی اور ستیانہ اور ملکا کیمپ قائم کر کے سرحدی قبائل اور دریائے سندھ کے کنارے 1856ء تک فوجی شکل میں مقابلہ کیا، یہ تاریخی جنگی حیثیت کے مالک تھے۔اس لیے انہوں نے تاریخ میں جگہ پائی اور دشمنوں اور مؤرخین کی کوششوں سے صفحہ قرطاس کی زینت بنے۔

جبکہ دوسرے طبقے نے علمی جہاد کیا۔عیسائیوں کے کتابی واخباری زہریلے پروپیگنڈے اور پادریوں کے خوفناک ہتھکنڈوں کا جواب اپنی مدلل ومحققانہ دندان شکن تصنیفات سے دیا، بارہا گلیوں، کوچوں، شہروں، دیہاتوں اور جنگلوں میں دوبدو سرکاری یافتہ مشنریوں سے تاریخی اور معرکتہ الآراء مناظرے

کیے،ان کے اعتراضات کے پرخچے اڑائے ،حکومت نے ان کو باغی اور غدار کا خطاب دیا،ان سب کی جائیدادوں کو ضبط کر کے کوڑیوں کے مول فرخت کیا،ان کو جلاوطن کیا،جیلوں میں ڈالا گیا،بھیمانہ سزاؤں کا شکار بنایا گیا۔مگروہ مرد میدان باز نہ آئے اور ہندوستان کو مغربی سیلاب سے بچا کر مشنریوں کے دھڑ توڑے اور کامیاب ہوگئے۔

چونکہ ان حضرات کا کام ٹھوس اور خاموشی کیساتھ ہوتا تھااور حکومت بھی ان کے کاموں کو دبانے کی کوشش کرتی تھی اس لیے وہ سب گمنامی کی نذر رہوااور اب حالت یہ ہے کہ اس علمی طبقہ سے عوام تو بلکل ہی نا واقف ہیں اور خواص کی بھی اکثریت بے خبر ہے اوراس بے خبری کا عالم یہ ہے کہ اچھے پڑھے لوگ ان حضرات کی دین اسلام کے لیے دی گئی قربانیوں اور خدمات کو بھلا کر الٹا اسلام کے بدترین مخالف مرزا غلام قادیانی کو ہیرو بنا بیٹھے ہیں کاش کہ وہ لوگ جواس غلط فہمی کا شکار ہیں ایک بار اپنے علماء کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کی زحمت کرلیتے۔

مرزا قادیانی سے پہلے

یہ حقیقت ہے کہ برصغیر میں انگریز قابض تھااور انگریزی تسلط کے بعد عیسائی مشنری برصغیر میں اس زعم سے داخل ہوئی کہ وہ ایک فاتح قوم ہیں، مفتوح قومیں فاتح قوم کی تہذیب کو آسانی سے قبول کرلیتی ہیں لہٰذا انھوں نے پوری کوشش کی کہ مسلمانوں کے دل ودماغ سے اسلام کے تہذیبی نقوش مٹادیں یا کم ازکم انھیں ہلکا کردیں تاکہ بعد میں انھیں اپنے اندر ضم کیا جاسکے اوراگر وہ عیسائی نہ بن سکیں تو اتنا تو ہو کہ وہ مسلمان بھی نہ رہیں۔اس محاذ پر مسلم علماء کرام نے عیسائی مشنریز/مبلغین سے پوری علمی قوت سے ٹکر لی اور نہ صرف علم واستدلال سے ان کے حملے پسپا کردیے بلکہ انکے پرخچے اڑادیے اس سلسلے میں حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی خدمات کو بھلایا نہیں جاسکتا جن سے علمی دنیا اچھی طرح واقف ہے۔

ردعیسائیت پر پہلی کتاب

سب سے پہلے ردعیسائیت پر جو کتاب شائع ہوئی وہ **خلاصہ صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم** تھی (دیکھیے **عکسی صفہ نمبر 59**)۔ یہ کتاب **مطبع سنلین** سے سنہ ۱۲۵۸ء میں چھپی اور اس کتاب کے مصنف **مولوی عباس علی بن ناصر بن فضل اللہ فاروقی جاجموی صاحب** تھے۔ یہ کتاب رہتی دنیا تک قادیانیوں اور ان لوگوں کے منہ پر زبردست طمانچہ لگاتی رہے گی جو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ردعیسائیت پر سب پہلے مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کتاب لکھی۔ آگے چل کر ہم آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی اس کتاب کو لکھنے کا مقصد اور اسکے دھوکے کی کہانی بھی بیان کریں گے جس کے بعد آپ پر یہ بات روز روشن کی عیاں ہو جائے گی کہ مرزا قادیانی کتنا بڑا افراڈیا اور دین اسلام کا دشمن تھا۔

ردعیسائیت پر لکھی جانے والی کتب کی فہرست

چونکہ جماعت قادیانیہ کا یہ بھی ایک جھوٹا دعویٰ ہے کہ سب سے پہلے عیسائیوں کے رد میں مرزا قادیانی نے کتب لکھی اس لیے یہاں پر یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ مرزا قادیانی سے پہلے علماء اسلام نے اپنی تحقیق و معلومات، علمیت و معقولیت، شہرت و مقبولیت اور مہارت کے اعتبار سے ردعیسائیت پر کتب لکھ ڈالی تھیں اور وہ عیسائیت کا منہ توڑ جواب دے چکے تھے۔ ذیل میں ان علم کے شاہکار علماء کرام کی کتب کے نام درج کیے گئے ہیں۔

کتاب کا نام	مصنف
جواب محمدیہ بجواب رسالہ عیسوی	اکرام الدین شاہ جہاں آبادی
استفسار بجواب میزان الحق اور تحقیق دین	حضرت العلامہ مولانا آل حسن

کشف الاستار بجواب میزان الحق	مولوی محمد ہادی
استبشار بجواب میزان الحق	مولانا موئیدالدین احمد آبادی
اعوعاج المیز ان بجواب میزان الحق	مولانا رحمت اللہ
تقلیب المطاعن بجواب تحقیق دین	مولانا رحمت اللہ
بروق لامعہ	مولانا رحمت اللہ
فضائل الاسلام بجواب تواریخ محمدی	مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی
سریتۃ القرآن بجواب ہدیتۃ المسلمین	مولوی سید محمد صاحب
مخرج عقائد نوری بجواب نغمہ طنبوری	مولوی غلام دستگیر قصوری
لحن داؤدی بجواب نغمہ طنبوری	مولوی ابوالمنصور
ترانہ حجازی بجواب نغمہ طنبوری	مولانا محمد علی منگیری
تائید الفرقان بجواب مراۃ القرآن	مولوی محمد علی صاحب مرادآبادی
کشف الاوہام بجواب تحفۃ العلوم	مولوی محمد علی صاحب مرادآبادی
شہادۃ النبین بجواب شریف نسبتیں	مولوی محمد علی صاحب مرادآبادی
صداقت قرآنی بجواب شہادت قرآنی	مولوی محمد سلیم صاحب
تعریف القرآن بجواب تحریف القرآن	مولوی عبدالحق محدث دہلوی
ضیاء النورین بجواب سیرت المسیح والمحمد	مولوی سید نصرت علی صاحب

محترم قارئین کرام! یہ تو آپ کی خدمت میں ان کتب کو پیش کیا گیا ہے جو کہ فقیر کی ایک ادنیٰ سی کاوش تھی لیکن اس کے علاوہ بھی مسلم علماء نے ردعیسائیت پر بے شمار کتب تصنیف فرمائیں اور آج تک تصنیف کی

جارہی ہیں جنکا جواب آج تک عیسائی دینے سے قاصر ہیں لہٰذا اس کے بعد بھی یہ کہنا کہ ردعیسائیت پر صرف مرزا قادیانی نے کام کیا ہے نہایت ظلم عظیم ہوگا۔

جہادا کبر کرنے والے علماء اسلام

اس دور میں عیسائی مشنریز ہروقت گھات لگائے رہتے تھے اوران کے لٹریچر میں بھی سب سے زیادہ اعتراضات کی بوچھاڑ اسلام پرہی ہوتی تھی اوردوسری طرف مسلم علماء کرام تھے جنہوں نے جرأت وہمت کرکے انکا بھرپور مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو دشمن کے فتنہ سے بچایا۔ان علماء کرام نے اپنی انتھک محنت سے ردعیسائیت پر متعدد کتب لکھیں اور عیسائیوں سے مناظرے بھی کیے۔ چناچہ اسکا تذکرہ پادری فینڈر ۱۸۵۷ء کے آگرے کے تاریخی مناظرہ کا تذکرہ یوں تعلّی کے ساتھ کرتا ہے۔۔۔

’’(یہاں کے (آگرہ) کے علمائے اسلام دہلی کے علماء کے ساتھ مل کر گزشتہ دوتین سال سے کتاب مقدس اور ہماری کتابوں کا اور مغربی علماء کی تنقیدی کتب اور تفاسیر کا مطالعہ کررہے تھے تاکہ وہ کتاب مقدس کوغلط اور باطل ثابت کرسکیں۔اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دہلی کے عالم مولوی رحمت اللہ اور دیگر علماء نے کتاب استفسار، ازالہ اوہام، اعجاز عیسوی، وغیرہ کتب لکھیں)‘‘۔

(صلیب کا علمبردار مصنفہ علامہ برکت اللہ۔ایم۔اے صفحہ ۳۱)(دیکھیے عکسی صفحہ نمبر 60)

پس جناب اب توہم نے دشمن کی زبان سے بھی یہ ثابت کردیا ہے کہ دین اسلام کا دفاع اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے والے مسلم علماء کرام ہی تھے ناکہ مرزا قادیانی۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس دور میں مختلف ادیان کی تحقیق کے عنوان سے ہندوؤں نے مناظرے رکھے جس میں انہوں نے عیسائیوں اور مسلمانوں کو بھی بلایا۔مسلمانوں نے اسلام کی نمائندگی کے لیے حجتہ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کو بلایا اور آپ ان مناظروں میں ہمیشہ کامیاب رہے

اور اسلام کی حقانیت کو ثابت کر کے حجت تمام کر دی۔ مولانا کی کئی کتب اور تقاریر ہندو مذہب کے رد میں ہیں مثلاً انتصار الاسلام، قبلہ نما تحفہ لحمیہ، حجتہ الاسلام، میلہ خدا شناسی، اور مباحثہ شاہجہاں پور۔

اسلام کا دفاع کرنے والے ہیرو

وہ کون سے مجاہد علماء کرام تھے جنہوں نے دین اسلام کا دفاع کیا اور کفر کے آگے ڈٹ گئے جن کی خدمات کو لوگ بھول کر آج ایک غدار (مرزا قادیانی) کو دین اسلام کا بہت بڑا داعی سمجھ بیٹھے ہیں؟ لہٰذا میں اپنی اس مختصر سی تحریر کو اور اس تاریخ کو اپنے ان باعث فخر علماء کرام کا ذکر کیے بغیر نامکمل سمجھتا ہوں۔ ذیل میں ان علماء کرام کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے سیاسی اور مذہبی سطح پر اسلام کا دفاع کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، شاہ اسحاق محدث دہلویؒ

سید احمد شہید رائے بریلویؒ، حضرت سید احمد، حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ،

حضرت مولانا نصیرالدین دہلویؒ، مولانا ولایت علی عظیم آبادیؒ، مولانا عنایت علی عظیم آبادیؒ

حضرت حاجی امداد اللہؒ مولانا اشرف علی تھانویؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولوی ولایت علیؒ

مولوی محمد حسینؒ، مولانا آل حسنؒ، ڈاکٹر وزیر خاںؒ، مولانا شرف الحق، مولانا محمد علی منگیری

مولوی فرحت حسینؒ مولانا شاہ مدراسیؒ، مولانا رحمتہ اللہ کیرانویؒ، مولانا فضل حق خیر آبادیؒ

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت العلامہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا منیر نانوتویؒ

ؒ مولانا احمد اللہ عظیم آبادہؒ، مولانا یحییٰؒ، مولانا عبدالرحیم صادق پوریؒ، مولانا جعفر تھانسیریؒ

مولانا ابوالمنصور، مفتی احمد کاکورویؒ، مفتی مظہر کریم دریابادیؒ، حضرت مولانا محمود حسنؒ،

مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ، مولانا عزیز گل پیشاوریؒ، مولانا منصور انصاریؒ،

مولانا فضل ربیؒ، مولانا محمد اکبرؒ، حضرت مولانا احمد چکوالیؒ، حضرت مولانا احمد اللہ پانی پتیؒ

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، مولانا وحید احمدؒ، مولانا حکیم نصرت حسینؒ، حضرت مولانا سرفرازؒ،
مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا محمد علی جوہر، مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ
مولانا آزاد سبحانیؒ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا سید محمد فاخرؒ
مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا احمد سعید دہلویؒ، مولانا برکت اللہ بھوپالیؒ، مولانا حسرت موہانیؒ،
مولانا مظہر الحقؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا عطاءاللہ شاہ صاحب بخاریؒ۔

"لیجیے بندہ ناچیز نے فرنگیوں کے اقتدار سے لے کر جنگ آزادی تک کے ان تمام علماء اسلام کا نام درج کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اس ساری تاریخ میں صرف شہید علماء کرام کی تعداد بیس ہزار سے پچاس ہزار تک بتائی جاتی ہے مگر ان اہم لیڈروں کے بغیر پوری تاریخ ادھوری اور حقیقت سے کوسوں دور ہے جن میں مذکورہ بالا شخصیتوں کے علاوہ اور بھی ایسی دیگر شخصیات موجود ہیں جنہوں نے ہر طرح، ہر موقع پر جنگ آزادی میں بھرپور شرکت کی اور افسوس کہ انہی کو آج فراموش کیا جا رہا ہے۔

جب پڑا وقت گلستاں پہ تو خوں ہم نے دیا
جب بہار آئی تو کہتے ہیں کہ تیرا کام نہیں

حیرت کی بات

مرزا قادیانی ایک ایسا شخص تھا جس نے نصب صلیب کو کسر صلیب سے تعبیر کیا اور پھر اپنی ساری زندگی جہاد کی مخالفت کرنے میں گزار دی اور دین اسلام کو بے حد نقصان پہنچایا لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ان سب حقائق کے ہونے کے باوجود بھی مرزا قادیانی جیسے دجال سے کیسے کوئی دین اسلام کے دفاع کی توقع کر سکتا ہے؟ اور پھر لوگ کس ڈھٹائی سے یہ کہ دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے مناظر اسلام اور اسلام کا دفاع کرنے والا تھا اور ان مسلّم علماء کرام کی دین اسلام کے لیے کی گئی خدمات کو

فراموش کر دیتے ہیں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے بھی اسلام کو بہت نقصان پہنچا چکا تھا اور اس نے مزید آگے اس کے لیے اپنی کمر باندھ رکھی تھی۔

مرزا قادیانی اور اس کا خاندان

مرزا غلام قادیانی ایک ایسے خاندان سے تھا جو کہ انگریز کا پکا خیر خواہ اور وفادار تھا جس نے اپنی ساری زندگی انگریز کی خدمت کرنے میں گزار دی اور اپنے خاندان کو مرزا قادیانی نے کچھ ایسے بیان کیا ہے:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھکر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چھٹیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چھٹیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تیموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴ کتاب البریہ، نیز تحفہ قیصریہ، رخ جلد ۱۲ صفحات ۲۷۰، ۲۷۱)

تاریخ پیدائش:

مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔ اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں اس نے یہ وضاحت کی ہے۔۔۔

''اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت

میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔''

(روحانی خزائن صفحہ ۱۷۷ جلد ۱۳، کتاب البریہ صفحہ ۱۵۹ حاشیہ)

مرزا قادیانی کی فکر

جماعت قادیانیہ کی طرف سے ایک یہ بھی دھوکہ دیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کو دین اسلام کی بہت فکر تھی اور وہ دن رات اسی کی فکر لیے رکھتا تھا لیکن قادیانیوں کا گرو مرزا قادیانی اپنی فکر کی داستان کچھ اس طرح بیان کرتا ہے۔۔۔

''مرزا صاحب مرحوم **(مرزا قادیانی کا باپ غلام مرتضٰی۔ناقل)** کے وقت میں کوئی مجھے جانتا بھی نہیں تھا ان کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے میری دستگیری کی اور ایسا میرا متکفل ہوا کہ کسی شخص کے وہم و خیال میں بھی نہیں تھا کہ ایسا ہونا ممکن ہے ہر ایک پہلو سے وہ میرا ناصر اور معاون ہوا مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی مگر اب تک اس نے کئی لاکھ آدمی کو میرے دستر خوان پر روٹی کھلائی۔ڈاکخانہ والوں کو خود پوچھ لو کہ کس قدر اس نے روپیہ بھیجا۔میری دانست میں دس لاکھ سے کم نہیں اب ایمانا کہو کہ یہ معجزہ ہے یا نہیں۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۹۶، نزول مسیح)

محترم قارئین کرام! مرزا قادیانی کی اس تحریر سے دو باتیں بلکل واضح ہو جاتی ہیں کہ جس دور میں دشمن ہر طرف سے دین اسلام پر حملہ آور تھا اس وقت مرزا قادیانی کو صرف اپنی روٹی اور دستر خوان کی فکر تھی نا کہ دین اسلام کی اور دوسرا یہ کہ مرزا قادیانی کے مذہبی کاروبار سے پہلے اس کے گھریلو مالی حالات انتہائی تنگ تھے مرزا قادیانی جیسے کاہل کو ان حالات سے نکلنے کا آسان اور مختصر راستہ مذہبی کاروبار لگا چونکہ مرزا قادیانی جانتا تھا کہ عقیدت چاہے غلط بندے سے ہی کیوں نا ہو جائے معتقد کو اندھی تقلید پر

ڈال ہی دیتی ہے چناچہ مرزا قادیانی نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مذہبی کاروبار کا آغاز کیا جس میں اسے کافی حد تک مالی کامیابی ملی۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی کے پاس اتنا روپیہ جمع ہو گیا تھا کہ اس کے دستر خوان پر کئی لاکھ لوگ کھانہ کھا چکے تھے لیکن کیا مرزا قادیانی نے اس روپیہ کو دین اسلام کی خدمت کے لیے استعمال کیا؟ کیا مرزا قادیانی نے اپنے اس لاکھوں روپے میں سے ایک آنا بھی انگریز کیخلاف جہاد کے راستہ میں خرچ کیا؟ بلکہ خرچ تو دور کی بات ہے مرزا قادیانی نے تو جہاد جیسے فریضہ کو ہی **حرام**[ا] قرار دے دیا۔

اصل موضوع

کہتے ہیں کہ جھوٹ کو اتنا بولو کہ آخر وہ سچ لگنے لگ جائے اور قادیانی جماعت نے بخوبی اس پر عمل کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی دین اسلام کیخلاف کی گئی خرافات کو خدمات سے تعبیر کرنے کی کوشش کی اور ایسا طریقہ اختیار کیا کہ اپنے ساتھ سادہ لوح مسلمانوں کو بھی اس غلط فہمی کا شکار بنا دیا کہ جب بھی کوئی مرزا قادیانی کے کردار یا اس کی گستاخیوں کے متعلق قادیانیوں سے سوال کرتا ہے تو قادیانی جھٹ سے یہ کہ دیتے ہیں کہ ''دیکھو مرزا قادیانی تو دین اسلام کا بہت بڑا خیر خواہ تھا اور عیسائیوں اور ہندؤں سے مناظرے کیا کرتا تھا جس کی گواہی تمہارے اپنے علماء بھی دیتے ہیں'' اور پھر ساتھ ہی مسلم علماء کے کچھ وڈیو بیانات جن میں کانٹ شانٹ کی ہوتی ہے یا جنہوں نے اپنی عدم تحقیق کی بنا پر مرزا قادیانی کے حق میں چند الفاظ کہے ہوتے ہیں قادیانی وہ پیش کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب ہم آپکے سامنے قادیانیوں کے اس دجل کی ایک ایک کر کے حقیقت صرف بیان ہی نہیں بلکہ اسے قادیانیوں کے گھر سے ہی ثابت بھی کریں گے۔

[ا] انتخاب درثمین صفحہ ۴۰، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱ مطبوعہ ۱۹۰۲ء

کیا مرزا قادیانی بہت بڑا مناظر اسلام تھا؟

عام طور پر قادیانی یہ تاثر دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی بہت بڑا مناظر اسلام تھا۔ مسلمان تو کیا کوئی ہندو اور عیسائی بھی مرزا قادیانی کا سامنا نہیں کر سکتے تھے اور خاص طور پر عیسائی پادری تو مرزا قادیانی کا نام ہی سن کر کانپنے لگ جاتے تھے۔ لیکن جب ہم نے اس حوالے سے کچھ معلومات حاصل کیں تو حیرت انگیز تفصیل سامنے آئی کہ مرزا قادیانی نے مدت العمر صرف پانچ مناظرے کیے جن کی تفصیل مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے **سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۲۱۹، ۲۲۰** پر یوں بیان کی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یوں تو حضرت صاحب کی ساری عمر جہاد کی صف اوّل میں ہی گزری ہے۔ لیکن باقاعدہ مناظرے آپ نے صرف پانچ کیے ہیں۔

1: ماسٹر مرلی دھر آریہ کے ساتھ بمقام ہوشیار پور مارچ 1886 میں

2: مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ بمقام لدھیانہ جولائی 1881 میں

3: مولوی محمد بشیر بھوپالی کے ساتھ بمقام دہلی اکتوبر 1891 میں

4: مولوی عبدالحکیم کلانوری کے ساتھ بمقام لاہور جنوری وفروری 1892 میں

5: ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی کے ساتھ بمقام امرتسر مئی وجون 1893 میں

پس جناب کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا مرزا قادیانی نے مناظرے کیے تو صرف پانچ اور ان میں سے ایک ہندو اور ایک عیسائی تھا جبکہ باقی تین مسلمان مولوی تھے اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ یہ پانچوں مناظرے تحریری تھے اور مرزا قادیانی کو اگر قوت گویائی سے کچھ بھی حصہ ملا ہوتا تو آخر کبھی تو تقریری مناظرے کی ہمت بھی کرتا لیکن وہ مرد میدان نہیں تھا۔

یہاں یہ امر بھی قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ مولوی عبدالحکیم کلانوری کے ساتھ مناظرے کا موضوع

بحث یہ تھا کہ کیا محدث کسی حیثیت سے نبی ہوتا ہے یا نہیں؟

مرزا قادیانی مدعی تھا کہ محدث ایک حیثیت سے نبی ہوتا ہے لیکن مولوی عبدالحکیم صاحب کو اس سے انکار تھا۔ جب مناظرہ شروع ہوا تو مولوی صاحب نے اپنے دلائل سے مرزا قادیانی کو بے بس کرنا شروع کر دیا تو مرزا قادیانی دوران مناظرہ ہی اپنے مؤقف سے دستبردار ہو گیا۔

مرزا قادیانی کے مناظروں کا نتیجہ

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ۱۸۵۷ء کا دور ایسا دور تھا کہ عیسائی مشنریز ہر طرف سے دین اسلام پر یلغار کر رہے تھے اور مسلم علماء دین اسلام کا تقریری اور تحریری بھرپور جواب دے رہے تھے ایسے میں مرزا قادیانی کو سستی شہرت حاصل کرنے کی سوجھی جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہا۔ مرزا قادیانی نے اس عمل کے لیے یہ طریقہ واردات اختیار کیا کہ علمی بحث ومباحثہ کے بجائے الٹی سیدھی پیشن گوئیاں اور موت کی دھمکیاں دیتا تا کہ اُسے سستی شہرت نصیب ہو۔ لہٰذا اسی طرح کا ایک واقعہ عیسائیوں کے ایک معروف پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ پیش آیا۔ مرزا قادیانی اور عیسائی مناظر عبداللہ آتھم کے درمیان امرتسر شہر میں ایک مناظرہ طے پایا۔ یہ مناظرہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کی کوٹھی واقع امرتسر میں منعقد ہوا۔ مرزا قادیانی کے معاون حکیم نورالدین، مولوی احسن امروہی اور شیخ اللہ دتہ تھے جبکہ پادری ٹھاکر داس، پادری ٹامس ہاول اور ڈاکٹر مارٹن کلارک عبداللہ آتھم کے مددگار تھے۔

مناظرہ کا موضوع تھا **"الوہیت مسیح"** اور دونوں فریق ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے لے کر ۵ جون ۱۸۹۳ء تک تقریباً ۱۵ دن بحث ومباحثہ کرتے رہے۔ مرزا قادیانی اس مناظرے میں بری طرح شکست کھا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ منشی محمد اسماعیل منتظم مباحثہ، محمد یوسف مرزائی مباحثہ کا سیکرٹری اور مرزا قادیانی کی بیوی کا خالہ زاد بھائی میر محمد سعید عیسائی ہو گئے۔ **(دیکھیے روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۳، کتاب البریہ)**

مرزا قادیانی نے مکاری سے کام لیتے ہوئے اپنی خفت کو مٹانے کے لیے مناظرہ کے آخری دن ۵ جون ۱۸۹۳ء کو سب لوگوں کے سامنے ایک پیشن گوئی کی اور اسے حسب معمول اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا۔ مرزا قادیانی نے کہا۔۔۔

''اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔''

(روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲، نیز جنگ مقدس صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰)

قارئین کرام! یہاں پر ہمارا مقصد مرزا قادیانی کی پادری عبداللہ آتھم کے متعلق کی گئی جھوٹی پیشگوئی پر بات کرنا نہیں ہے بلکہ یہ ثابت کرنا ہے کہ مرزا قادیانی کی ان خرافات کی وجہ سے دین اسلام کو کیا نقصان پہنچا۔ مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی کے جھوٹا نکلنے کے بعد عیسائیوں کو اسلام کے خلاف اپنی گندی زبان چلانے کا بھی موقع ملا جس کا اعتراف بھی خود مرزا قادیانی نے کیا لہٰذا مرزا قادیانی لکھتا ہے۔۔۔

''لیکن پادریوں نے خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور امرتسر کے بازاروں میں اس کو لئے پھرے کہ دیکھو آتھم صاحب زندہ موجود ہے اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ بہت سے پلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دنیا پرست اخبار والے ان کے ساتھ ہو گئے اور لعن طعن اور تکذیب اور تبرا بازی میں ان کے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی۔ پھر کیا تھا عیسائیوں کو اور بھی موقعہ ہاتھ لگا۔ پس انہوں نے پشاور سے لیکر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے

ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔"

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 54، سراج منیر)

صرف یہی نہیں مرزا قادیانی کی اس ناکامی کا چرچہ آج تک عیسائی خوب زور شور سے کرتے ہیں اور عیسائی پادری عبداللہ آتھم کو **فاتح قادیان** کا نام دیتے ہیں لہٰذا عیسائی پادری علامہ برکت اللہ اپنی کتاب صلیب کا علمبردار میں اس واقعہ کے متعلق لکھتے ہیں **"اور جب تک مرزائی فرقہ زندہ ہے ڈپٹی عبداللہ آتھم فاتح قادیان کا نام اسکو گمراہ کن ثابت کرتا رہیگا"۔**

(دیکھیے عکسی صفہ نمبر 61)

پس جناب ہم نے پہلے آپ کو اسی کتاب **"صلیب کے علمبرادر"** کے حوالہ سے مسلم علماء کی دین اسلام کے لیے خدمات کا ثبوت دیا تھا اور اب آپ کے سامنے اسی کتاب سے مرزا قادیانی کی دین اسلام کو نقصان پہنچانے کا ثبوت دیا ہے۔

مرزا قادیانی کا اسلام دشمنوں کو موقع دینا

مرزا قادیانی نے اپنی سستی شہرت اور اپنے مذہبی کاروبار کو فروغ دینے کے لیے ایک چال چلتے ہوئے اشتہار دیا جس میں مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ وہ **"براہین احمدیہ"** نام کی کتاب لکھ چکا ہے جس میں دین اسلام کی حقانیت کے تین سو دلائل دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے دھوکے کی کہانی ہم آگے چل کر آپ کے سامنے پیش کریں گے لیکن اس سے پہلے آپ کو یہ بتانا نہایت ضروری ہے کہ کیسے مرزا قادیانی کی اس کتاب **"براہین احمدیہ"** کی وجہ سے غیر مسلموں کو دین اسلام اور پیغمبر اسلام پر بھونکنے کا موقع ملا۔ جی ہاں بلکل یہاں پر میں قادیانیوں سمیت ان تمام لوگوں کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو کہ مرزا قادیانی کو

بہت بڑا داعی اسلام سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے آریوں ہندوؤں کا مقابلہ کر کے اسلام کا دفاع کیا جبکہ معاملہ اس کے بلکل برعکس ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب **براہین احمدیہ** میں ہندوں کے خلاف اس قدر اشتعال انگیز لب ولہجہ اختیار کیا جس نے ہندوؤں میں دین اسلام کے خلاف آگ کو بھڑکا دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک ہندو **پنڈت لیکھرام** نے مرزا قادیانی کی **براہین احمدیہ** کتاب کے جواب میں بدنام زمانہ کتاب **تکذیب براہین احمدیہ** لکھی جس میں اس نے دین اسلام اور رحمت سرور کائنات ہادی اسلام حضرت محمد ﷺ کی شان میں بدترین گستاخی کی اور اس سب کا ذمہ دار کوئی اور نہیں بلکہ قادیانیوں کا گرو مرزا قادیانی اور اس کی کتاب براہین احمدیہ تھی۔ چناچہ اسی سلسلہ میں ہندو پنڈت لیکھرام اپنی بدنام زمانہ کتاب تکذیب براہین احمدیہ کے صفحہ ۴ پر ''سبب تالیف'' کے عنوان میں مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کے متعلق لکھتا ہے:

''کتاب **(یعنی براہین احمدیہ...ناقل)** میں برہمود ہرم والوں سے گالی گلوچ ہورہی ہے۔ کسی جگہ عیسائیوں کو کوس رہے ہیں۔ کسی جگہ مسیح کو خلف ابن اللہ بنا رہے ہیں۔ اور کسی جگہ آریوں کو برا بھلا بتا رہے ہیں''۔

(دیکھیے عکسی صفحہ نمبر 62،63)

ہندو پنڈت لیکھرام کی اس تحریر سے ایک بات تو بلکل واضح ہورہی ہے کہ مرزا قادیانی نے بجائے دلائل سے رد کرنے کے صرف مخالفین کو برا بھلا اور گالم گلوچ کر کے اپنا کام چلایا اور صرف آریوں کو ہی نہیں بلکہ عیسائیوں کو بھی مرزا قادیانی نے نہیں بخشا ہے۔

اس کے علاوہ پنڈت لیکھرام مرزا قادیانی کو شرم اور غیرت دلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

''اگر براہین کا جواب لکھنا بے ادبی ہے تو اوّل مجرم آپ ہیں کیونکہ آپ نے قرآن کی رو سے کفر کیا۔ ہم کو اشتعال دلایا جس کی وجہ سے ہم نے جواب لکھا۔ اگر آپ ہمیں برانگیختہ نا کرتے تو پرمیشور

جانتا ہے کہ ہمیں ہرگز دین اسلام کے خلاف قلم اٹھانے کا کبھی خیال نہ تھا''۔

(ہفت روزہ اخبار، دھرم پرچارک، جالندھر مورخہ ۱۶ جولائی ۱۸۹۷ء)

پھر پنڈت لیکھرام مزید مرزا قادیانی کی پول کھلوتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

''تکذیب براہین احمدیہ و نسخہ خبط احمدیہ کی تصنیف کے ہمارا ارادہ دین محمدی کے خلاف کوئی کتاب تالیف کرنے کا نہیں تھا مگر کیا کریں ہمارے مخالف آرام سے نہیں بیٹھنے دیتے۔''

(ہفت روزہ آریہ مسافر آریہ سماج لاہور۔۹۔جنوری ۱۸۹۷ء) (دیکھیے عکسی صفہ نمبر 64)

قارئین کرام! پنڈت لیکھرام کی ان تحاریر سے یہ بات بلکل واضح ہوگئی کہ دین اسلام کے خلاف اس سب اشتعال انگیزی کی شروعات مرزا قادیانی سے ہوئی تھی اور ان سب دشمنان اسلام کو مرزا قادیانی نے نا صرف موقع فراہم کیا بلکہ انہیں توہین کرنے کے لیے مجبور بھی کیا۔

یہاں پر ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ مرزا قادیانی نے دین اسلام کی حقانیت ثابت کیا کرنی تھی بلکہ وہ اپنی کتاب **براہین احمدیہ** میں دلائل دینے کے لیے دوسروں کی منتیں کرتا رہا کہ اسے دین اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے دلائل لکھ کر دیے جائیں جسے بعد میں مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھ کر سستی شہرت حاصل کر سکے کیونکہ مرزا قادیانی جانتا تھا کہ اس کا علم سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے لہٰذا مرزا قادیانی نے سر سید احمد خاں کے ایک دوست مولوی چراغ علی صاحب سے اپنی کتاب براہین احمدیہ کے واسطے دلائل کے لیے نہایت ہی عاجزانہ اور طالبانہ درخواست کی جس کے متعلق مولوی عبدالحق صاحب نے اپنی کتاب ''**چند ہم عصر**'' میں مرزا قادیانی کے مولوی چراغ علی صاحب کو لکھے گئے خطوط کو نقل کیا ہے۔ دیکھیے مولوی عبدالحق صاحب کی کتاب ''**چند ہم عصر صفہ ۴۴ تا ۴۷**''۔

(دیکھیے عکسی صفحات 65 تا 68)

مولوی چراغ علی صاحب نے تو مرزا قادیانی کو اپنے دلائل قلم بند کر کے بھجوا دیے لیکن مرزا قادیانی جیسے مکار انسان نے اپنی کتاب میں مولوی صاحب کا حوالہ اس لیے نہیں دیا کہ کہیں مولوی صاحب کی عظمت بڑھ نہ جائے اور سب کو مرزا قادیانی کی علمی حالت معلوم نہ جائے۔

مرزا قادیانی کا گستاخ رسول کا دفاع کرنا

فتنہ قادیانیت کے زہریلے جراثیم اور گندے نتائج سے ایک توہین رسالت کا عام ہو جانا بھی ہے۔ تاریخ اسلام میں ہمارے پیارے آقا کریم ﷺ کی جس قدر توہین فتنہ قادیانیت کے بعد ہوئی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی اور قادیانیوں نے ہمیشہ گستاخان رسول کے لیے موقع اور اہل اسلام کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ گستاخ رسول احمد عیسائی نے توہین رسالت پر مشتمل کتاب ''**امہات المومنین**'' لکھی اور گستاخ رسول راجپال نے اسے شائع کیا تو مسلمانان برصغیر کی طرف سے انتہائی غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فوراً اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور اس پر پابندی لگائی جائے اور گستاخان رسول کو گرفتار کر کے سزا دی جائے۔ لیکن مرزا قادیانی نے مسلمانوں کی اس تجویز اور اس جذبے کی بھر پور مخالفت کی ملاحظہ کیجیے!

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''رسالہ امہات المومنین کی اشاعت روکنے کے لیے گورنمنٹ سے درخواست کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے''۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۸)

''ہم گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم دردناک دل سے ان تمام گندے اور سخت الفاظ پر صبر کرتے ہیں جو صاحب امہات المومنین'' (رسول اللہ ﷺ کی شان میں لکھی گئی گستاخانہ کتاب) نے استعمال کیے ہیں اور ہم اس مؤلف اور اس گروہ کو ہرگز کسی قانونی مواخذہ کا نشانہ بنانا نہیں چاہتے کہ یہ

امران لوگوں سے بہت ہی بعید ہے جو واقعی نوع انسان کی ہمدردی اور سچی اصلاح کے جوش کا دعویٰ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ یہ طریق کہ ہم گورنمنٹ کی مدد سے یا نعوذ باللہ خود اشتعال ظاہر کریں ہرگز ہمارے اصل مقصود کو مفید نہیں ہے۔ یہ دنیاوی جنگ وجدول کے نمونے ہیں اور سچے مسلمان اور اسلامی طریقوں کے عارف ہرگز ان کو پسند نہیں کرتے کیونکہ ان سے وہ نتائج جو ہدایت بنی نوع کے لیے مفید ہیں پیدا ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ یہ دوسرے پیرایہ میں اپنے مذہب کی کمزوری کا اعتراف ہے۔ الراقم۔

مرزا غلام احمد قادیانی ضلع گورداسپور۔ ۴ مئی ۱۸۹۸ء (مجموعہ اشتہارات صفحہ ۴۲،۴۳)

سوال: قایانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کا یہ فتویٰ نبی علیہ سلام کے دفاع کے مقابلے میں گورنمنٹ برطانیہ کا دفاع نہیں کر رہا؟ مرزا قادیانی کو برطانوی عیسائی حکومت (جس کے تحت توہین رسالت عام کروائی گئی) کی پاسداری مقدم تھی یا حضور سرور کائنات ﷺ کی توہین کا انتقام؟

سوال: حضور ﷺ کی توہین پر مسلمانوں کے انتقام اور غیرت مندی کو مرزا قادیانی کا اشتعال کہنا، اور توہین رسالت پر صبر کرنا اگر غیرت مندی ہے تو پھر بے غیرتی کس بلا کا نام ہے؟

سوال: مرزا قادیانی کا توہین رسالت پر انتقام لینے اور نبی علیہ سلام کی عزت وحرمت کا دفاع کرنے کو مذہب کی کمزوری اور اسلامی طریقہ کے خلاف کہنا کیا ان تمام، صحابہ، تابعین اور ان تمام غیور مسلمانان پر الزام نہیں جنھوں نے آپ علیہ سلام کی عزت کے دفاع میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ جنہیں تاریخ اسلام آج سچے عاشق رسول کے نام سے یاد کرتی ہے۔

سوال: قادیانی یہ نکتہ اور راز بھی سمجھائیں کہ یہ کیسا دہرا معیار ہے کہ نبی علیہ سلام کی توہین پر تو مرزا قادیانی صبر کی تلقین کرتا ہے، جبکہ اپنے ذاتی انتقام کے لیے شرافت اور بدزبانی کی حدوں کو پار کر جاتا ہے اور صبر کا فتویٰ نظر انداز کر کے اپنے مخالفین کو گندی گالیاں دیتا ہے؟

مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی عزت وحرمت کے دفاع کے لیے درخواست کرنا مناسب نہیں لیکن جب مرزا قادیانی نے خود اپنی عزت پر حملہ محسوس کیا تو اسی انگریزی حکومت کو درخواستیں دینے لگا۔لہذا مرزا قادیانی لکھتا ہے۔۔۔

''التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت پچاس (۵۰) برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چھٹیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔(راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی، ضلع گورداسپور)۔

(کتاب البریہ، روحانی خزئن جلد ۱۳، صفحہ ۳۵۰)

سوال: قادیانیوں سے سوال ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کی عزت وحرمت کے تحفظ کے لیے انگریز حکومت کو درخواست دینا ہرگز مناسب نہیں اور خلاف حکمت ہے تو پھر مرزا قادیانی اپنی آبروریزی کی پامالی سے بچنے کے لیے انگریز حکومت کے کیوں ترلے اور واسطے ڈال رہا ہے؟ آخر مرزا قادیانی یہ دہرا معیار کیوں رکھتا تھا؟

مرزا قادیانی کی انگریز چاپلوسی

مرزا قادیانی اسلام کا کتنا خیر خواہ تھا اس کی ساری حقیقت اور بھی زیادہ کھل کر سامنے آجاتی ہے جب ہم مرزا قادیانی کی انگریز سے وفاداری کو دیکھتے ہیں

قادیانی جماعت انگریز کی وفادار جماعت

''بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی، مخلص اور خیر خواہ اِس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ مَیں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دُوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لیے ایک وفادار فوج ہے، جن کا ظاہر و باطن، گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۴، نیز ستارہ قیصریہ صفحہ ۱۲)

قادیانی جماعت کا عقیدہ

''آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے، جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر ایک شخص، جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے، اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے کیونکہ مسیح آچکا۔ خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۸، ۲۹، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۶، ۷)

مرزا قادیانی کے اسلام کے دو حصے

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں، دوسرا اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے

ہمیں اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔سووہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔سواگر ہم حکومت برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کریں گے۔''

(روحانی خزائن جلد۶ صفحہ ۳۸۰، نیز شہادت القرآن صفحہ ۸۴، ۸۵)

مرزا قادیانی کوسکون نہ مکہ میں نہ مدینہ میں بلکہ انگریزی سلطنت میں

ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالی نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔یہ جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظّمہ میں مل سکتا ہے اور نہ ہی مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 15 صفحہ 156)

انگریز کی مدد کیلئے ہر وقت تیار

''ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقص امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لیے طیار ہیں۔اور خدا تعالی کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۸، نیز کتاب البریہ صفحہ ۱۷)

انگریز کی نمک پروردہ جماعت

''غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریز کی نمک پروردہ ہے اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد۳ صفحہ۲۰)

قادیانی بیعت کی شرط

''اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کیے ہیں، صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔''

(روحانی خزائن جلد۱۳ صفحہ۱۰، نیز کتاب البریہ صفحہ۹)

قادیانی بزرگوں کا کارنامہ

''الم یفکر اننا ذریۃ اباء الفذ واا عمارھم فی خدمات ھذہ الدولۃ۔''

ترجمہ: ''کیا گورنمنٹ اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہی بزرگوں کی اولاد ہیں۔ جنھوں نے اپنی عمریں حکومت برطانیہ کی خدمت میں صرف کردیں۔''

(روحانی خزائن جلد۱۱ صفحہ۲۸۳، نیز انجام آتھم صفحہ۲۸۳)

بزرگوں سے زیادہ خدمات

''میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ

سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ ۶۶،۶۷)

باپ بڑا یا بیٹا؟

''میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیر خواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔ بیس برس کی مدت سے مَیں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے، دست بردار ہو جائیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ ۳۵۵)

انگریز کی قادیانیوں سے محبت

محترم قارئین کرام! مرزا قادیانی کی انگریز سے محبت تو آپ نے ملاحظہ فرمالی اب ذرا ایک جھلک انگریز کی قادیانیوں سے محبت کو بھی ملاحظہ فرمالیں کہ۔۔۔

''ایک شخص جو کہ غیر احمدی تھا اور کسی احمدی **(قادیانی۔ناقل)** کے ساتھ رہا کرتا تھا جب وہ ملازمت کے لیے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا تو افسر نے اس درخواست کنندہ سے حالات دریافت

کیے اور پوچھا کہ کہاں رہتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ میں فلاں احمدی کے پاس رہتا ہوں جس پر ذیل کا مکالمہ ہوا۔۔۔

افسر: کیا تم بھی احمدی ہو؟

امیدوار: نہیں صاحب۔

افسر: افسوس کہ تم اتنی دیر احمدی کے پاس رہے مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا۔ جاؤ پہلے احمدی بنو پھر فلاں تاریخ کو آنا''۔

(الفضل قادیان ۷/۳ جون ۱۹۱۹ء) (دیکھیے عکسی صفحہ نمبر 69)

مرزا قادیانی کی تردید عیسائیت کی غرض

سوال....... مرزا قادیانی سے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ سلطنت برطانیہ کا خیر خواہ اور انگریزوں کا ایجنٹ تھا۔ مگر اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عیسائیوں کی تردید میں بہت پیش پیش تھا اگر وہ واقعی ان عیسائی قوموں کا نمک خوار تھا تو پھر وہ عیسائیوں کی تردید میں اس قدر کام کیوں کر رہا تھا؟

الجواب....... سلسلہ قادیانیت کا سربراہ اور قادیانیوں اور لاہوریوں ہر دو طبقوں کا پیشوا مرزا غلام قادیانی خود اس تناقض سے پردہ اٹھا چکا ہے۔ اس کی اپنی تحریر سے زیادہ کوئی بیان اس مسئلہ کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ آنجہانی مرزا قادیانی ۱۸۹۹ء کی ایک تحریر میں عیسائی پادریوں کی سخت تحریروں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔۔۔

''مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے دل میں یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کا ٹھنڈا کرنے کے لیے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش

کے دبانے کے لیے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تا کہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نا ہو، تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدگمانی پیدا کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی کیونکہ میرے کانشنس نے مجھے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں۔ان کے غیظ وغضب کی آگ بجھانے کے لیے یہ طریق کافی ہوگا کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی اوران کتابوں کا یہ اثر ہوا کہ ہزار ہا مسلمان جو پادری عمادالدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آ چکے تھے۔ایک دفعہ ان کے اشتعال فرو ہو گئے کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جب سخت الفاظ کے مقابل اس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اس کا جوش نہیں رہتا۔ بایں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل بہت نرم تھی۔گویا کچھ بھی نسبت نا تھی۔ ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام سے محبت رکھتے ہیں۔سو کسی مسلمان کا یہ حوصلہ ہی نہیں کہ تیز زبانی کو اس حد تک پہنچائے جس حد تک ایک متعصب عیسائی پہنچا سکتا ہے اور مسلمانوں میں یہ عمدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت ﷺ سے پہلے ہو چکے ہیں ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ سلام سے بعض وجوہ سے ایک خاص محبت رکھتے ہیں جس کی تفصیل کے لیے اس جگہ موقع نہیں سو مجھ سے پادریوں کے مقابل جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ پر بنا دیا

ہے۔اول والد مرحوم کے اثر نے۔دوم اس گورنمنٹ کے احسانوں نے۔تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں''۔

(تبلیغ رسالت جلد۸ صفحہ۵۱۔۵۳، مجموعہ اشتہارات جلد۳ صفحہ۱۴۲)

مرزا قادیان کی اس تحریر سے یہ بات نہایت واضح ہے کہ قادیانیوں کا مسیحی تبلیغات کا مقابلہ کرنا اسلام کی خیر خواہی کے لیے ہرگز نہ تھا۔عیسائی قوتوں کو ہر ممکن اضمحلال اور کمزوری سے بچانے کے لیے یہ ان کا ایک حکیمانہ طریق کار تھا۔اسلام کی خیر خواہی اگر کچھ بھی ان کے دلوں میں موجود ہوتی تو یہ آنحضرت ﷺ کی نبوت جامعہ اور رسالت جاریہ کے بعد کسی قسم کی نبوت ملنے کے ہرگز قائل نہ ہوتے اور انکا مرکز عقیدت مدینہ منورہ کے بجائے کسی صورت میں قادیان قرار نہ پاتا۔یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا خود عیسائیوں کے ہی کام کرنے لگے۔یہ جو کچھ دیکھائی دے رہا ہے یہ فقط ظاہر ہے۔حقیقت وہی ہے جسے مرزا قادیانی آنجہانی خود سپرد قلم کر چکا ہے اس پر تعجب نہ کیا جائے کہ اس نے اپنا راز خود کیسے کھول دیا......یہ انگریزوں کو مطمئن کرنے کے لیے ضروری تھا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے صرف ایک اشتہار میں لکھا تھا کتاب میں نہیں۔اس کے پیروؤں نے کیا کہ اس کے تمام اشتہارات کتابی شکل میں جمع کر دیے۔واللہ اعلم بالصواب۔

پچاس سے پانچ تک کا سفر

اس عنوان کا نام پڑھ کر شاید آپ یہ سمجھیں کہ اس کو لکھنے میں راقم سے غلطی ہوگئی کہ **(پانچ سے پچاس)** کی بجائے **(پچاس سے پانچ)** لکھ دیا لیکن قادیانیت کی یہی حقیقت ہے۔مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی عقل کیساتھ ساتھ ہر شے ہی الٹی ہے جس میں مرزا قادیانی کی کتاب **(براہین احمدیہ)** کی دلچسپ کہانی بھی شامل ہے۔مرزا قادیانی کے مناظروں کی حقیقت اور سرکار انگریز سے وفاداری کے بعد اب ذرا

مرزا قادیانی کا تصنیفی کارنامہ بھی ملاحظہ فرمائیں جس کو مرزا قادیانی نے مسلمانوں سے پیسہ بٹورنے کی خاطر بطور حربہ استعمال کیا۔

براہین احمدیہ کی اصل قیمت کتنی؟

جس کتاب کی لاگت ایک روپے سے بھی کم تھی اسکی قیمت پہلے 5 روپے پھر 10 پھر 15 پھر 20 پھر 25 اور پھر سو روپے ہوگئی مگر سو روپے تک صرف قیمت بڑھی جبکہ کتاب کم ہوتی رہی کیونکہ جب 5 روپے قیمت رکھی تھی تب کتاب 150 جز پر مشتمل تھی مگر جب قیمت 100 روپے رکھی تو کتاب صرف 37 جز کی رہ گئی۔

پہلے اسکی لاگت ایک روپے سے بھی کم بتائی پھر 10 روپے پھر 20 روپے پھر 25 روپے اور آخر کار قیمت کی طرح لاگت بھی 100 روپے تک پہنچ گئی

اسی طرح کتاب پہلے جنوری یا فروری 1880ء میں شایع کرنے کا وعدہ کیا پھر 1882ء تک بات چلی گئی پھر 1884ء تک اور پھر ایک لمبے وقفہ کے بعد بات 1908ء تک جا پہنچی اور کتاب پھر بھی مکمل نہ ہوئی مگر مرزا قادیانی مکمل ہوگیا۔

مرزا قادیانی کا **براہین احمدیہ** کے نام پہ دیا جانے والا دھوکہ کافی مشہور و معروف ہے کہ مرزا قادیانی نے **براہین احمدیہ** کے نام سے پچاس جلدوں ڈیڑھ سو جز اور تین سو دلائل پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کا وعدہ کیا جس کے لیے اس نے لوگوں سے ایڈوانس پیسے لیے مگر مرزا قادیانی اپنی ساری زندگی میں نا تو پچاس جلدیں لکھ سکا نا ہی تین سو دلائل نا ہی ڈیڑھ سو جز۔ اب ہم آپ کو دیکھاتے ہیں کہ اصل معاملہ کیا تھا کیا مرزا قادیانی نے یہ کہا تھا کہ میں یہ کتاب لکھوں گا یا یہ کہا تھا کہ میں یہ کتاب لکھ چکا ہوں۔

کتاب لکھنی تھی یا لکھی جا چکی تھی؟

مرزا قادیانی نے 1879ء میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں اس نے لکھا۔

''روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ بن نہ پڑے''۔

(غور فرمائیں کتاب ''تالیف کی ہے'' نہ کہ ''کروں گا''۔ناقل)

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 11)

''اس خداوند عالم کا کیا کیا شکر ادا کیا جاوے کہ جس نے اول مجھ ناچیز کو محض اپنے فضل اور کرم اور عنایت غیبی سے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف کی توفیق بخشی اور پھر اس تصنیف کا شائع کرنے پھیلانے اور چھپوانے کے لیے اسلام کے عمائد اور بزرگوں اور اوراکابر اور امیروں اور دیگر بھائیوں اور مومنوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجہ کر دیا''۔

(غور فرمائیں کتاب ''کی تصنیف کی توفیق بخشی'' نہ کہ ''بخشے گا''۔ناقل)

(روحانی خزائن جلد اول صفحہ 5)

''ہم نے صد ہا طرح کا فتور اور فساد کو دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف مین تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھلایا گیا''۔

(پس جناب یہاں تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا کہ ''تالیف کیا تھا'' اور آفتاب سے بھی روشن کر دکھلایا گیا۔ناقل)

(روحانی خزائن جلد اول صفحہ 62 مندرجہ براہین احمدیہ جلد دوم)

مرزا قادیانی یہاں ہر جگہ صاف کہہ رہا ہے کہ اس نے یہ کتاب تالیف ''کر لی ہے'' یہ نہیں کہا کہ ''تالیف کروں گا'' بلکہ تالیف کر چکا ہے۔اور ویسے بھی اگر یہ ایسا ظاہر نہ کرتا تو لوگ سوال اٹھاتے کہ ابھی کتاب لکھی ہی نہیں تو کیسے پتہ چلا کہ کتنا خرچ آئے گا؟ نیز یہ بھی کہتے کہ پہلے لکھ لو پھر پیسے مانگنا جب چھپوانے

لگو۔لہٰذا مرزا قادیانی کے لیے یہ ضروری تھا اپنے اس فراڈ کو کامیاب کرنے کے لیے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ کتاب لکھ چکا ہے صرف چھپوانے کے لیے پیسہ چاہیے۔مرزا کا اصل مقصد ہی پیسہ جمع کرنا تھا نا کہ خدمت اسلام ورنہ یہ اتنا بڑا دھوکہ نہ کرتا بلکہ جیب سے پیسے لگا کے کتاب مفت تقسیم کرتا اگر واقعی اس کے دل میں اسلام کا درد ہوتا اور جگہ جگہ اس نے تین سو دلائل کا راگ الاپا یہاں سب حوالہ جات لگانا ممکن نہیں مگر روحانی خزائن جلد اول میں جہاں چاروں جلدیں براہین کی درج ہیں ان میں موجود اشتہارات میں دیکھ سکتے ہیں بار بار یہی کہا کہ کتاب لکھ چکا ہوں اور اس مین تین سو دلائل ہیں۔

کتاب سے متعلق پہلا اشتہار

اب چلتے ہیں اس کے پہلے اشتہار کی جانب جہاں اس نے اسکے دس حصے اور ڈیڑھ سو جز بتائے۔۔۔

''پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ 15 جزو میں تصنیف کیا بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے 9 حصے اور زیادہ کردیئے جن کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو ہوگئی ہر ایک حصہ اس کا ایک ایک ہزار نسخہ چھپے تو چورانوے روپے صرف ہوتے ہیں پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپے سے کم میں چھپ نہیں سکتی''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 11،12)

یہاں ڈیڑھ سو جز لکھے اور پھر اسکی پہلی جلد شائع کی تو لکھا کہ۔۔۔

''کتاب ہذا بری مبسوط کتاب ہے یہاں تک کہ اس کی ضخامت سو جز سے کچھ زیادہ ہوگی''۔

(روحانی خزائن جلد اول صفحہ 2)

اب اس حساب سے 10,000 کتابوں کی قیمت چھپوائی 940 روپے بنتی ہے یعنی مکمل دس حصوں پر مشتمل ایک کتاب کی قیمت 94 پیسے بنتی ہے یعنی ایک روپے سے بھی کم۔

اور آگے اسکو شائع کرنے کے نام سے لوگوں سے پیسے مانگ رہا ہے۔اور لوگوں سے معاونت کی اپیل کر

رہا ہے۔۔۔

''لہٰذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کارخیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں''۔

پھر آگے لکھتا ہے۔۔۔

''یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری پانچ پانچ روپیہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں جیسی جیسی کتاب چھپتی جائے گی انکی خدمت میں ارسال ہوتی جائے گی''۔ اور آگے کتاب کا نام بھی لکھا ہے **''البراھین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ محمدیہ''**۔

آپ خود اندازہ لگائیں کہ مرزا قادیانی یہ دین کی خدمت کر رہا تھا یا کاروبار؟ جس دس حصوں پر مشتمل مکمل کتاب کی قیمت ایک روپے سے بھی کم بنتی تھی اسکی قیمت اس نے پہلی بار پانچ روپے مقرر کی اور وہ بھی ایڈوانس بھیجنے کی اپیل کر رہا ہے۔ کیا یہ دین کی خدمت تھی یا کاروبار؟ یعنی فی کتاب چار گنا سے بھی زیادہ منافع، پھر یہیں بس نہیں کی آگے جا کے کتاب کی قیمت اور بڑھا دی کیونکہ مرزا قادیانی میں پیسوں کی لالچ کوٹ کوٹ کر جو بھری ہوئی تھی۔

کتاب سے متعلق دوسرا اشتہار

اس کے بعد 3 دسمبر 1879ء کو مرزا قادیانی نے ایک اور اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ۔۔۔

''اس کتاب کے حسن اور لطافت ذاتی اور پاکیزگی خط اور عمدگی کاغذ وغیرہ کے باعث اسکی اصل قیمت تو 20 روپے سے کم نہ تھی مگر یہ خیال تھا کہ لوگ تعاون کریں گے''۔

یعنی لوگ مرزا قادیانی کی جیب گرم کریں گے تو پانچ روپے قیمت رکھنے سے جو نقصان ہونا تھا وہ پورا ہو جاتا اس لیے قیمت 5 روپے رکھی تھی مگر کافی انتظار کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا اور فقط چند لوگوں نے مدد کی اور مرزا قادیانی ان لوگوں کے نام کتاب **براہین احمدیہ** پر درج کرنے کا اعلان بھی کر رہا

ہے اور ساتھ یہ کہہ رہا ہے کہ۔۔۔

''جن لوگوں نے پیسے دیے ہیں یا دینے کا ارادہ ہے وہ اب اس کتاب کی قیمت بجائے 5 روپے کے 10 روپیہ سمجھیں اور اگر لوگوں نے مفت میں مدد کر دی تو پھر کتاب کی قیمت وہی 5 روپے رہے گی ورنہ 10 روپے''۔

یہاں مرزا قادیانی نے منافع نو گنا سے بھی زیادہ کر دیا شاید اسی کتاب کے سہارے ساری زندگی کا خرچ جمع کرنا تھا اور مزید یہ کہتا ہے کہ۔۔۔

''پیسوں کا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے کتاب چھپنے میں دیر ہوتی رہی مگر اب مزید دیر نہیں کر سکتے اور انشاءاللہ یہ کتاب جنوری 1880ء میں زیر طبع ہو کر اس کی اجزاء اسی مہینہ یا فروری میں شائع اور تقسیم ہونا شروع ہو جائے گی''۔

3 دسمبر 1879ء کے اشتہار کا یہ سارا قصہ (**مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 13،14**) پہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

یہاں مرزا قادیانی نے کتاب کی اصل قیمت 20 روپے بتائی جبکہ اس سے پہلے پانچ روپے مقرر کر چکا تھا اب ملاحظہ کریں کہ جب **براہین احمدیہ** کا پہلا حصہ شائع کیا تو اس میں مرزا قادیانی نے اپنے روائتی دجل اور فریب سے کام لیتے ہوئے کتاب کا اصل خرچ 25 روپے بتایا۔۔۔

''اور ایسی عمدگی کاغذ اور پاکیزگی خط اور دیگر لوازم حسن اور لطافت اور موزونیت سے چھپ رہی ہے کہ جس کے مصارف کا حساب جو لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ اصل قیمت اس کی یعنی جو اپنا خرچ آتا ہے فی جلد پچیس روپیہ ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 2)

پھر اسکے بعد جب تیسرا حصہ شائع کیا تو اصلی قیمت چھلانگ لگا کر 100 روپے تک پہنچ گئی ملاحظہ کریں

روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 136 مندرجہ براہین احمدیہ حصہ سوئم۔

آپ اندازہ کریں اس کا، کہ کس قدر یہ شخص دجل وفریب کا دلدادہ تھا اور کس قدر پیسے کی حوس میں مبتلا تھا کیونکہ موصوف کا کوئی روزگار تو تھا نہیں اس لیے یہی بزنس بنا رکھا تھا اس نے۔

اس کے بعد اس نے کتاب کی قیمت بھی بڑھا کہ پہلے دس روپے کی پھر 25 روپے کر دی یہاں صرف ایک حوالہ درج کرتے ہیں گو کہ کافی ساری جگہوں پہ اس نے قیمت زیادہ کرنے کا اعلان درج کیا ہے۔

''پہلے یہ کتاب صرف پینتیس جزو تک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جز تک بڑھادی گئی اور دس روپیہ عام مسلمانوں کے لیے اور پچیس روپیہ دوسری قوموں اور خواص کے لیے مقرر ہوئی''۔

(روحانی خزائن جلد اول صفحہ 134،135)

اب یہیں بس نہیں کہ بلکہ جناب آگے چلیے اب کتاب کی قیمت 100 روپے تک پہنچ گئی جیسا کہ پہلے ہی اس نے ماحول بنالیا تھا کہ اصل خرچ 100 روپے آتا ہے کتاب پہ۔ ملاحظہ ہو

(روحانی خزائن جلد اول صفحہ 135 اور 319، نیز مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 149)

مرزائی بڑی ڈھٹائی سے اور زور شور سے ایک بات کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی پر جھوٹ تحریف گستاخیوں اور گالیوں وغیرہ کے الزامات اسکے دعوی نبوت کے بعد لگائے جاتے ہیں جسکی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ دوسرے انبیاء کی طرح مرزا قادیانی کے کردار پہ انگلی بھی اسکے دعوی نبوت کے بعد اٹھانی شروع کی گئی جس طرح تمام انبیاء کی ان کے دعوے کے بعد مخالفت کی گئی۔ میرا ان تمام قادیانیوں سے سوال ہے کہ یہ مرزا قادیانی کا دھوکہ اور فراڈ جو براہین احمدیہ کے نام سے کیا گیا اس کو کیا کہو گے؟ تب تو مرزا قادیانی کا کوئی بھی دعوی نہیں تھا نہ مثیل مسیح ہونے کا نہ مسیح ہونے کا نہ کرشن ہونے کا نہ ظلی بروزی نبی ہونے کا نہ شرعی اور غیر شرعی ہونے کا تو مرزا قادیانی پہ لگے اس پہلے کے بدترین داغ کو کس کھاتے میں ڈالو گے؟

مرزا قادیانی کو کل کتنے پیسے وصول ہوئے؟

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جس کتاب کے تمام دس حصوں کو اور ہر حصے کی ایک ایک ہزار کاپی چھپوانے کا خرچ 940 روپے بتایا تھا تو اسکو کتنے پیسے لوگوں کی طرف سے موصول ہوئے اور پھر ان پیسوں کے ملنے کے باوجود مرزا قادیانی نے وہ تین سو دلائل پورے کیے یا نہیں اور کیا وہ دس جلدیں شائع کیں یا نہیں۔

مرزا قادیانی کو سید محمد حسن خان صاحب بہادر نامی ایک شخص نے مرزا قادیانی کی مقرر کردہ قیمت پانچ روپے فی جلد (یعنی مکمل دس حصوں پر مشتمل) کے حساب سے 50 جلدوں کے پیسے بھیجے جو کہ مبلغ 250 روپے بنتے ہیں۔ ملاحظہ ہو (**روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 2**) اور اسکے علاوہ اس نے اپنے اور دوستوں سے بھی 75 روپے جمع کر کے مرزا قادیانی کو بھیجے ملاحظہ ہو (**روحانی خزائن جلد اول صفحہ 6**) اس طرح اس ایک فرد کی طرف سے 325 روپے مرزا قادیانی کو دیئے گئے۔

اس کے علاوہ اس نے مزید خریداروں کو بھی تیار کیا ممکن ہے ان میں سے بھی کسی نے پیسے بھیجے ہوں نیز اس نے ان 325 روپے کے علاوہ اور بھی مدد کرنے کا وعدہ کیا شاید اس نے اور بھی پیسے بھیجے ہوں لیکن ہم یہاں فقط وہی رقم جمع کرتے ہیں جس کا ثبوت ہمیں مرزا قادیانی کی تحریرات سے ملتا ہے یاد رہے یہ تمام پیسہ **براہین احمدیہ** کا پہلا حصہ شائع ہونے سے پہلے جمع ہوا۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے پیسے بھیجے ان کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے۔۔۔

''اور اکثر صاحبوں نے ایک یا دو نسخہ سے زیادہ نہیں خریدا''۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 3)

اور اس کے ساتھ گیارہ خریداروں کے نام لکھے مگر ان کے پیسے نہیں لکھے لیکن ان میں سے 6 لوگوں کے پیسے بعد کے ایک اشتہار میں لکھے۔ لیکن جتنے پیسے درج کیے گئے ہیں وہ 325 ایک صاحب کی طرف

سے اور دوسو روپے تقریباً دوسرے لوگوں کی طرف سے دیئے گئے جن کی تفصیل (**روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 10، 11، 12**) پہ ملاحظہ کیجیے۔ اور یہ ساری جماعت جھوٹ بولنے کی اسقدر عادی ہے کہ **براہین احمدیہ** کا تعارف لکھنے والے ان کے مولانا جلال الدین شمس نامی صاحب نے اس رقم کا مجموعہ 500 روپے سے بھی کم بتایا ہے جبکہ یہ رقم 525 روپے بنتی ہے۔

یہ پیسے 525 روپے جو پہلی جلد کے شائع ہونے سے پہلے اسے موصول ہوئے جو مرزا قادیانی کی کتابوں اور اشتہارات میں درج ہیں علاوہ ان پانچ لوگوں کے جن کے نام تو درج ہیں مگر پیسے درج نہیں اور نہ ہی کسی ایسے خریدار کا نام اور پیسے درج ہیں جنہوں نے ممکنہ طور پہ پہلی جلد شائع ہونے کے بعد خریدی ہو۔

اس کے بعد مرزا قادیانی نے کمال ہوشیاری سے **براہین احمدیہ** کی جلد دوم اور سوم میں کسی خریدار یا امداد کرنے والے کا نام نہیں لکھا اور کہا کہ۔۔۔

''اب کی دفعہ ان صاحبوں کے نام جنہوں نے کتاب خرید فرما کر قیمت پیشگی بھیجی یا محض للہ اعانت کی بوجہ عدم گنجائش نہیں لکھے گئے''۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 135 مندرجہ براہین احمدیہ جلد 3)

مرزا قادیانی کا بہانہ دیکھیں کہ جہاں اسکی یہ تمام جلدیں ایسے اشتہارات سے بھری ہوئی ہیں جو الگ سے بھی شائع کیے ہوئے تھے اور شاید کتابوں کے صفحات بڑھانے کے لیے پھر سے درج کر دیے وہاں ایک دو صفحات پر خریداروں کے نام لکھنے کی گنجائش نہیں تھی اسے مرزا قادیانی کا دھوکہ نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ کیونکہ پیسے مطلوبہ رقم سے زیادہ ہو چکے تھے اس لیے نہیں لکھے تاکہ مزید امداد بند نہ ہو جائے۔

مرزا قادیانی کو کتاب کی جلد چہارم شائع کرنے سے پہلے کتنے پیسے جمع ہوئے؟

اب مرزا قادیانی نے جلد چہارم میں بھی مکمل خریداروں اور امداد کرنے والوں کی فہرست تو پھر بھی نہ دی مگر جتنے پیسے اس نے بتائے ذرا وہ ملاحظہ کریں مرزا قادیانی نے لکھا کہ۔۔۔

''اب بباعث بڑھ جانے ضخامت کے اصل قیمت کتاب کی سو روپیہ ہی مناسب ہے کہ ذی مقدرت لوگ اس کی رعایت رکھیں کیونکہ غریبوں کو یہ صرف دس روپیہ میں دی جاتی ہے سو جبر نقصان کا واجبات سے ہے مگر بجز سات آٹھ آدمیوں کے سب غریبوں میں داخل ہو گئے خوب جبر کیا ہم نے جب کسی منی آرڈر کی تفتیش کی کہ یہ پانچ روپے بوجہ قیمت کتاب کس کے آئے ہیں یا یہ دس روپیہ کتاب کے مول میں کس نے بھیجے ہیں تو اکثر یہی معلوم ہوا کہ فلاں نواب صاحب نے یا فلاں رئیس اعظم نے ہاں نواب اقبال الدولہ صاحب نے اور ایک اور رئیس نے ضلع بلند شہر سے جس نے اپنا نام ظاہر کرنے سے منع کیا ہے ایک نسخہ کی قیمت میں سو سو روپیہ بھیجا ہے اور ایک عہدہ دار محمد افضل خان نام نے ایک سو دس اور نواب صاحب کوٹلہ مالیر نے تین نسخہ کی قیمت میں سو روپیہ بھیجا اور سردار عطر سنگھ صاحب رئیس اعظم لودھیانہ جو کہ ایک ہندو رئیس ہیں اپنی عالی ہمتی اور فیاضی کی وجہ سے بطور اعانت،،، بھیجے ہیں''۔(25 روپے)۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 312 اور 319 مندرجہ براہین احمدیہ جلد چہارم)

مرزا قادیانی نے یہاں سات آٹھ آدمیوں کے علاوہ باقی سب کو غریبوں میں شمار کیا ہے مطلب آٹھ لوگوں نے سو سو روپے بھیجے یہ ہو گئے 800 روپے۔۔۔

نواب اقبال الدولہ اور ایک اور رئیس کا سو سو ہی شمار کریں کیونکہ ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک نسخہ کی قیمت میں سو سو روپیہ بھیجا لیکن یہ نہیں لکھا کہ کتنے نسخے خریدے انہوں نے یہ مرزا قادیانی کی چالاکیاں ہیں لیکن خیر 200 یہ اور محمد افضل خان کے 110 اور نواب کوٹلہ مالیر کے 100 روپے ہندو کے 25 یہ 435 ہوئے اور جمع 800 یہ کل پیسے 1235 روپے ہوئے۔ اور 525 روپے جو براہین احمدیہ جلد اوّل سے پہلے جمع ہوئے یہ مکمل رقم 1760 روپے۔ یہ تمام رقم مرزا قادیانی کو جلد چہارم کو شائع کرنے سے پہلے مل چکی تھی لیکن اس میں بھی وہ رقم شامل نہیں جس کے بارے اس نے جلد سوئم میں لکھا تھا کہ بوجہ عدم

گنجائش اب کی بار خریداروں کے نام نہیں لکھے، اور علاوہ ان پانچ لوگوں کے جن کے نام درج ہیں رقم درج نہیں۔ پھر میر عباس علی نامی شخص نے کتابیں خریدنے اور بطور مدد کے مندرجہ ذیل رقم فراہم کی۔

میر عباس علی

32 روپے

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 508)

20 روپے اور 10 روپے

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 510)

قاضی باجی خان 10 روپے

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 512)

میر عباس علی

50 روپے

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 586)

40 روپے

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 607)

الٰہی بخش 50 روپے

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 604)

یہ ہوئے 212 روپے اور 1760 روپے سابقہ ٹوٹل رقم 1972 روپے۔۔۔

اب آتے ہیں مرزا قادیانی کے پہلے اشتہار کی جانب جس میں اس نے کہا تھا کہ۔۔۔

''پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ 15 جزو میں تصنیف کیا بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے

9 حصے اور زیادہ کر دیئے جن کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو ہوگئی''۔

اور اس ڈیڑھ سو جزو پر مشتمل مکمل کتاب کی ہزار کاپیاں شائع کرنے کا خرچ مرزا قادیانی نے 940 روپے بتایا تھا لیکن پیسے اس کے پاس علاوہ ان نامعلوم افراد کے جن کے نام اور پیسے درج نہیں کیے 1972 روپے لوگوں کی طرف سے پہنچے لیکن دوگنا سے بھی زیادہ رقم جمع ہونے کے باوجود کیا مرزا قادیانی نے وہ ایک سو پچاس جزو شائع کیے؟ جس اعلان بمع تخمینہ رقم چھپوائی 940 روپے کے اس نے اپنے پہلے اشتہار میں کیا تھا؟ اور کیا وہ تین سو دلائل بھی لکھے جن کا اس نے بے شمار جگہوں پہ ذکر کیا یہاں ایک دو حوالے درج کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔۔۔

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 62۔66۔67)

اس سے پہلے یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جس کا دعوی خدا کی طرف سے مامور ہونے اور دین کی خدمت کرنے کا تھا کیا یہ اپنی جیب سے ہی یہ کتاب نہیں چھپوا سکتا تھا تا کہ دین کی خدمت ہو؟ جبکہ اس کے پاس اچھے خاصے پیسے بھی تھے کیونکہ اس نے 2 مارچ 1878ء کو ایک اشتہار چھاپہ جس میں ہندوؤں سے کسی بات کو ثابت کرنے کا کہا اور ثابت کرنے پہ ان کو 500 روپے انعام ادا کرنے کا وعدہ کیا، مطلب مرزا قادیانی کے پاس اچھے خاصے پیسے تھے جو انعام کے طور بھی 500 روپے تک جو کہ اس زمانے میں اچھی خاصی رقم بنتی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس زمانے میں ملازموں کی تنخواہ تقریباً چار ساڑھے چار روپے ماہوار تک ہوا کرتی تھی ملاحظہ ہو''سیرت المہدی جلد اول صفحہ 79''۔ اور مزید اس نے لکھا کہ چاہو تو یہ رقم عدالت سے بھی حاصل کر سکتے ہو اگر کچھ شک ہو کہ مرزا قادیانی پیسے نہیں دے گا نیز یہ لکھتا ہے کہ ہماری جائداد کی قیمت 6000 روپے کے قریب ہے چاہو تو قادیان میں آ کے تسلی کر سکتے ہو۔ یہ دو اشتہارات ہیں مرزا قادیانی کے جو اس کے۔۔۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول کے صفحات 2 تا 5) میں درج ہیں۔ پھر آگے صفحہ 18 پہ اپنی جایداد کی قیمت

10.000 روپے بتائی۔ معلوم ہوا نہ صرف اس کے پاس اچھا خاصہ پیسہ تھا بلکہ جائداد بھی کافی زیادہ تھی لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی کو گوارہ نہ ہوا کہ دین کی خدمت کے لیے 940 روپے اپنی جیب سے خرچ کر سکے۔

مرزا قادیانی کا عجیب ڈرامہ!

اس کے بعد مرزا قادیانی نے ایک اور عجیب ڈرامہ کیا کہ پہلے اشتہار میں ڈیڑھ سو جز کی لاگت 940 روپے ایک ہزار کاپی کی بتائی مگر اس نے کافی جگہ کہیں 30 جز کہیں 35 جز کہیں 36 جز اور کہیں 37 جز تک کتاب شائع کر چکنے کے بارے میں لکھا ہے مگر وہ 37 جز کونسے ہیں اور کہاں ہیں یہ آج تک معلوم نہیں ہوا شاید مرزا قادیانی وہی براہین احمدیہ کے چار پہلے حصوں کو ہی 37 جز قرار دیتا ہو یا کوئی مرزائی دکھادے کہ وہ کونسے 37 جز ہیں جن کا اس نے بار بار ذکر کیا کہ 37 جز شائع کر دیے اور وہ تین سو دلائل کہاں ہیں کیونکہ مرزے نے آخر میں لکھا ہے کہ ''صرف دو قسم کے دلائل ہی کافی ہیں جو براہین میں لکھے گئے ہیں''۔ اب آپ حیران ہوں گے کہ 5 روپے قیمت والی کتاب میں 150 جز شائع کرنے تھے اس نے مگر کتاب کی قیمت 100 روپے تک پہنچ گئی اور جز 37 سے زیادہ شائع نہ ہوئے وہ بھی مرزا قادیانی کے مطابق۔ یہاں پر ایک اور بات قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی نے بار بار یہ بات دوہرائی کہ وہ 300 دلائل تک کتاب تالیف کر چکا ہے یعنی لکھ چکا ہے مگر فقط چھپوانا اور شائع کرنا باقی ہے مگر مرزا قادیانی کو مرے سوا سو سال ہو گیا اور وہ 300 دلائل آج تک نہیں ملے پتہ نہیں انہیں آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی کیونکہ مرزا قادیانی نے 300 دلائل کا وعدہ کر کے پیسے بھی لے کر کہ صرف دو دلائل ہی لکھے ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

''اور میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیقت اسلام کے لیے تین سو 300 دلیل براھین احمدیہ میں لکھوں مگر لیکن جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزار ہا نشانوں کے

قائم مقام ہیں پس خدا نے میرے دل کو اس ارادہ سے پھیر دیا''۔

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 6 مندرجہ براہین احمدیہ و نصرت الحق)

ایک اور قادیانی عجوبہ

یہ بھی ایک عجوبہ ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ کتاب ''نصرت الحق'' کے متعلق یہ اعلان کیا کہ ''میں نے کتاب چھپنے کے لیے بھیج دی ہے''۔ **(دیکھیں مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفہ 630)**۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب چھپنا شروع ہو چکی تھی اور اس کے 72 صفحات چھپ چکے تھے تو نا جانے مرزا قادیانی کو کیا خیال آیا کہ اس کتاب کا نام ''براہین احمدیہ حصہ پنجم'' رکھ دیا، مرزا قادیانی نے ان صفحات کو ازسرِ نو چھاپنے کے نقصان سے بچنے کے لیے صفہ 73 سے آگے کتاب کا نام بدل دیا، چنانچہ روحانی خزائن نامی مجموعے کی جلد 21 میں آج بھی یہ عجوبہ دیکھا جا سکتا ہے۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا سے بھی آگے

اب مرزا قادیانی نے تو کمال سخاوت سے دو دلائل کا اقرار کیا مگر بڑے میاں تو بڑے میاں اور چھوٹے میاں سبحان اللہ، اب مرزا قادیانی کے بیٹے کی سنیں ذرا۔۔۔

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے 1879ء میں براہین کے متعلق اعلان شائع فرمایا تو اس وقت آپ براہین احمدیہ تصنیف فرما چکے تھے اور کتاب کا حجم تقریباً دو اڑھائی ہزار صفحات تک پہنچ گیا تھا اور اس میں آپ نے اسلام کی صداقت میں تین سو ایسے زبردست دلائل تحریر کیے تھے کہ جنکے متعلق آپ کا دعوی تھا کہ ان سے صداقت اسلام آفتاب کی طرح ظاہر ہو جائے گی''۔ مزید آگے لکھتا ہے کہ۔۔۔ ''تین سو دلائل جو آپ نے لکھے تھے اس میں سے مطبوعہ براہین احمدیہ میں صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی ہے اور وہ بھی نامکمل طور پر''۔۔۔ لعنت اللہ علی الکذبین

(سیرۃ المہدی، حصہ اول صفحہ 99 تا 100)

لو جی چھوٹے مرزے نے مکمل وضاحت کر دی اور کتاب کے صفحات اڑھائی ہزار تک بتائے جبکہ براہین احمدیہ کے مکمل پانچ حصے تقریباً 1100 صفحات پر مشتمل ہیں ان میں سے بھی سابقہ اشتہارات اور شاعری اور گالیوں کی بھرمار ہے۔ لیکن سوچنے والی بات ہے کہ ایک وہ بھی ادھوری یعنی نامکمل دلیل تو 1100 صفحات پہ پھیلا دی تو باقی کے 299 سے کچھ زیادہ دلائل فقط 1400 صفحات میں فٹ ہو گئے تھے؟ یہ عجیب منطق تو صرف قادیانیوں کی ہی ہو سکتی ہے۔

اب آپ مرزا قادیانی کا یہ تصنیفی کارنامہ پڑھیں تو ایک ہی کتاب **براہین احمدیہ** کی پہلی جلدوں میں نبوت کے بند ہونے کے دلائل دیے اور آخر میں نبوت کے جاری ہونے کے، اسی طرح پہلی جلدوں میں حیات عیسیٰ کو از روئے قرآن ثابت کیا اور آخر میں وفات عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن سے ثابت کیا۔ (صرف اپنی طرف سے) یعنی ایک ہی کتاب کے پہلے اور آخری حصے ایک دوسرے کی ضد ہیں، اور افسوس کہ ایسے شخص کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے دین اسلام کی بہت خدمت کی۔

مرزا قادیانی کا خریداروں پر بھڑکنا

مرزا قادیانی نے ڈیڑھ سو جز کی کتاب چھاپنے کا وعدہ کیا تھا وہ بھی 5 روپے قیمت میں مگر قیمت تو 100 روپے تک پہنچ گئی مگر جز 37 سے زیادہ نہ ہوئے مرزا قادیانی نے یکم مئی 1893ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں اس نے ان لوگوں کو کھری کھری سنائیں جنہوں نے ایڈوانس پیسے دیئے تھے ڈیڑھ سو جز کی کتاب کے کہ وہ پیسے دے کہ ان کتب کا کیوں مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے تو سرمایہ جمع کرنے کی تجویز سوچی تھی یہ نہ کہ کتاب شائع کرنے کی مگر 13 سال گزرنے کے باوجود صرف 37 جز شائع ہوئے وہ بھی مرزا قادیانی کے مطابق اور لوگوں نے اسے یہ بھی کہا کہ کتاب عمدہ نہیں ہے کہ اس کو خریدیں لوگوں نے اسے چور اچکا فراڈیا بھی کہا کیونکہ وہ سب ایسا کہنے میں حق بجانب تھے اس اشتہار میں مرزے نے واضع کیا کہ چار جلدوں میں صرف 37 جز چھپے ہیں۔

محترم قارئین کرام! یہ اشتہار مکمل پڑھنے والا ہے اور آپ بھی اسے ایک نظر ضرور ملاحظہ فرمائیں تاکہ مرزا قادیانی کا اصل چہرہ سمجھ میں آئے، یہ اشتہار **مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 400** سے شروع ہوتا ہے کافی لمبا اشتہار ہے اس لیے یہاں درج نہیں کیا جا رہا۔

مرزا قادیانی کا نایاب ترین دھوکہ

اب مرزا قادیانی کا حرف آخر پڑھیں کہ اس نے 23 سال بعد براہین کی پانچویں جلد لکھی اور اس میں دجل وفریب کا ایسا نمونہ پیش کیا جس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کا وعدہ پہلے پچاس جلدیں لکھنے کا تھا کیونکہ مرزے کے پاس تین سو خیالی دلائل تھے مگر جلدیں لکھیں صرف پانچ اور تب تک بہت سے خریدار بچارے دنیا سے ہی جا چکے تھے جنہوں نے ایڈوانس پیسے دیئے ہوئے تھے۔ اب دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے ان پانچ جلدوں کو پچاس کیسے کیا ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

’’پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور کیونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9)

اب آخر میں مرزا قادیانی کے ایک خط کا کچھ حصہ پیش خدمت ہے جو اس نے اپنے اس وقت کے ایک خاص آدمی میر عباس علی کو لکھا، یاد رہے یہ وہی صاحب ہیں جن کے بارے میں مرزا قادیانی نے الہام داغے تھے کہ مجھے اس کے بارے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ بہت مخلص ہے اور خدا نے مومنوں میں چن لیا ہے اسے۔ مگر ان کو جب مرزے کی اصلیت کا پتہ چلا تو اس نے مرزے پہ چار حرف بھیج کے اس سے نہ صرف علیحدہ ہو گیا بلکہ اسکی اصلیت سے دنیا کو بھی آگاہ کیا۔

اصل کہانی

آیئے اب ہم آپ کو مرزا قادیانی کی وہ بات سناتے ہیں جس کو پڑھ کے آپ کے ذہن پہ جھٹکا ضرور

لگے گا اور سب سمجھ میں آجائے گا کہ **براہین احمدیہ** کا ڈرامہ رچانے کا اصل مقصد تبلیغ تھا یا کچھ اور۔
یہ میر عباس علی اسکی کتابیں فروخت کرنے میں اسکی مدد کرتے تھے لیکن لوگ جب پیسے بھیجنے کے باوجود کتاب سے محروم رہتے تو ظاہر ہے ان کا حق تھا کہ وہ اپنے پیسوں کا تقاضا کریں کیونکہ وہ انکا مرزا قادیانی پہ قرض تھا مگر مرزا قادیانی کو گوارہ نہ تھا کہ ہاتھ آئی دولت واپس جائے چنانچہ اس نے لکھا کہ۔۔۔

''چونکہ یہ کام خالصتاً خدا کے لیے اور خود حضرت احدیت کے ارادہ خاص سے ہے اس لیے آپ اس کے خریداروں کی فراہمی کے لیے یہ ملحوظ خاطر شریف رکھیں کہ کوئی ایسا خریدار شامل نہ ہو جس کی محض خرید وفروخت پر نظر ہو بلکہ جو لوگ دینی محبت سے مدد کرنا چاہتے ہیں انہیں کی خریداری مبارک اور بہتر ہے کیونکہ درحقیقت یہ کوئی خرید وفروخت کا کام نہیں بلکہ سرمایا جمع کرنے کے لیے یہ ایک تجویز ہے مگر جن کا اصول محض خریداری ہے ان سے تکلیف پہنچتی ہے اور اپنا روپیہ کو یاد دلا کر تقاضا کرتے رہتے ہیں''۔

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 507 اور پرانے ایڈیشن کا مکتوبات احمدیہ جلد اول کا پہلا خط ہے)

آپ اندازہ کریں کہ ایک تو خدا تعالی پر بہتان کہ اس کے ارادے سے یہ کام کیا جارہا ہے لیکن شاید مرزا قادیانی کو یہ علم نہ تھا کہ اس خدائے بزرگ وبرتر کی شان تو کن فیکون ہے اس کے ارادے سے یہ کام ہوتا تو ضرور برضرور یہ پایہ تکمیل تک پہنچتا۔اور اس کے بعد اس نے اپنا اصل راز فاش کر ہی دیا کہ یہ تو سرمایہ جمع کرنے کی تجویز ہے اس لیے لوگ پیسے دے کہ واپس نہ مانگے ورنہ **(مرزا قادیانی کو۔ناقل)** تکلیف ہوتی ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا ارادہ تھا ہی نہیں کتاب لکھنے کا نہ ہی اس نے لکھی ہوئی تھی جو بار بار اشتہار دیتا تھا کہ کتاب لکھ چکا ہوں ورنہ اسے یہ فکر ہی نہ ہوتی کہ لوگ پیسہ واپس مانگیں گے جب وعدے کے مطابق کتاب انکو مل جاتی تو کسی کا دماغ خراب نہیں تھا کہ وہ پیسے واپس طلب کرتے ایسا کچھ ہوتا تو وہ ایڈوانس میں اس کو رقم ہی نہ دیتے۔انہوں نے تو اس پہ اعتماد کیا مگر اس نے ان

کے ساتھ جو فراڈ کیا اس کی مثال شاید ہی کہیں ملتی ہوگی۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اس کو جنوری یا فروری ۱۸۸۰ء میں شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر پہلی جلد اور دوسری جلد ۱۸۸۰ء کے آخر میں شائع کی اور اگر آپ یہ دونوں جلدیں دیکھیں تو دونوں جلدیں ۱۳۱ صفحات پر مشتمل ہیں اور ان میں بھی اشتہارات کی بھرمار ہے آدھے سے زیادہ صفحات فقط اشتہارات سے پر ہیں اور ایک تو ایسا اشتہار ہے کہ جس کے الفاظ کی موٹائی اتنی زیادہ ہے کہ جو ایک یا زیادہ سے زیادہ دو صفحات پر پورا آ سکتا تھا اسکو الفاظ موٹے کر کے ۲۹ صفحات تک پھیلا یا وہ بھی اشتہار نہ کہ کتاب کا اصل متن یہ اشتہار براہین احمدیہ کی پہلی جلد میں ہے اور اسکے بعد تیسری جلد ۱۸۸۲ء میں اور چوتھی ۱۸۸۴ء میں اور پانچویں ۱۹۰۸ء میں لیکن کتاب پھر بھی ادھوری کی ادھوری رہی۔ اب فیصلہ قارئین پہ ہے کہ اس شخص نے دین کی خدمت کی تھی یا کاروبار؟ یہ خدا کی طرف سے مامور تھا یا شیطان کی طرف سے؟ یہ ایک شریف انسان تھا یا چور اچکا اور دھوکے باز فراڈیا یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

احقر نے قصہ کو مختصر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے دھوکے کو بیان کیا ہے لیکن اس کی مزید تفصیل کو جاننے کے لیے قارئین کرام (**ابوالقاسم مولانا رفیق دلاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رئیس قادیان**) کو ضرور ملاحظہ فرمائیں جس کے مطالعہ کے بعد آپ حضرات پر مرزا قادیانی کی حقیقت روز روشن کی طرح مزید واضح ہو جائے گی۔

براہین احمدیہ سے متعلق قادیانیوں سے چند سوالات

سوال: مرزا قادیانی براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھتا ہے کہ پچاس حصے لکھے نہیں بلکہ ارادہ تھا جبکہ مرزا بشیر کہتا ہے کہ لکھ دیے تھے۔ تو قادیانی بتائیں وہ باپ بیٹے میں سے کس کو سچا اور کس کو جھوٹا کہیں گے؟

سوال: مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ براہین احمدیہ میں توحید باری تعالیٰ اور صداقت اسلام پر تین سو دلائل

ہیں اور یہ دلائل خدا کے سکھائے ہوئے الہامی ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ پھر کیوں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے پرچار سے مرزا قادیانی کو روک دیا اور مرزا قادیانی سے وعدہ خلافی کروائی ؟

سوال: مرزا بشیر احمد ایم اے کا کہنا کہ براہین احمدیہ کا تین سو دلائل پر مشتمل مسودہ جل کر تلف ہو گیا تھا، (دیکھیے : **سیرت المھدی حصہ اوّل صفہ 99،100**) جبکہ یہ کیسے سچ ہوسکتا ہے؟ کیونکہ مرزا قادیانی کے بقول تو اس نے براہین احمدیہ مطبوعہ چار حصے ہی تالیف کیے تھے!

سوال: مرزا قادیانی کا پہلا دعویٰ تھا کہ میں براہین احمدیہ کے پچاس حصے مامور ہو کر اللہ کے حکم سے لکھے ہیں لیکن پھر چار حصوں کے بعد مزید حصوں کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ڈال دی آخر مرزا قادیانی کی غلطیوں اور جھوٹوں کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر کیوں ؟

سوال: کیا اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے وعدہ خلافی کرواتا ہے؟ کیا وعدہ خلافی الٰہی تعلیم ہے؟

ایک قادیانی دھوکہ اور اسکا جواب

قادیانی اکثر مسلمانون کے پیشواؤں کی کچھ تحریرات کو قطع برید کر کے مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ یہ تمام اکابرین امت بھی مرزا قادیانی کی خدمات اور اس کے کردار کو اچھا سمجھتے تھے جن میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا نور محمد صاحب نقشبندی اور علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ جیسے مسلمانوں کے اکابرین شامل ہیں جبکہ یہ قادیانیوں کا ان تمام حضرات پر بہت بڑا افتراء ہے۔

مرزا قادیانی کی حقیت کیا ہے وہ ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہے جس کا جواب قادیانی قیامت کی صبح تک نہیں دے سکتے البتہ یہاں پر ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے آپ حضرات کی خدمت میں جو کچھ بھی پیش کیا وہ سب مرزا قادیانی یا اس کے بیٹے کی تحریرات سے ثابت کیا۔ جماعت قادیانیہ کے نزدیک مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے ''قمر الانبیاء'' یعنی ''تمام انبیاء کا چاند'' ہے جسے سیرت المھدی کتاب کے پہلے صفہ پر بھی دیکھا جا سکتا ہے لہٰذا قادیانیوں کے لیے یہ سب کچھ نا قابل تردید بلکہ قابل حجت ہے۔

اگر بالفرض محال ہم کچھ وقت کے لیے یہ تسلیم بھی کر لیں کہ مرزا قادیانی کے حق میں کسی مسلم لیڈر یا عالم نے چند کلمات کہ بھی دیے ہوں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اب دور جدید ہو گیا ہے اور قادیانیت کی کتب سے لے کر ان کے اخبارات ورسائل یہاں تک کہ ان کے خلیفہ کے دیے جانے والے جمعہ کے دن خطبہ وغیرہ تک ہر ایک شخص کی با آسانی رسائی ہے جبکہ اس پہلے کے قدیم دور میں یہ سب کچھ اتنا آسان نہ تھا اور مرزا قادیانی کی تحریرات سے متعلق ہر کوئی واقف نہ تھا لہٰذا اگر کسی نے مرزا قادیانی کے حق میں کچھ کہ بھی دیا ہو تو ہم اس کو اس شخص کی عدم تحقیق ہی سمجھیں گے۔

مرزا قادیانی کا حربہ

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے عیسائیت کو اپنی طرف سے مٹانے کا یہ حربہ اختیار کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام کو قرآن کی رو سے وفات شدہ تسلیم کر لیا (جسکا عیسائیوں پر رتی برابر بھی کچھ اثر نہ ہوا) اور اسکی وجہ اس نے یہ بتائی کہ عیسائی مسلمانوں کو ان کے عقیدہ رفع نزول عیسیٰ کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں لہٰذا عیسیٰ کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی حیات ہے جبکہ یہ صرف مرزا قادیانی کی اپنی ہی منطق تھی۔

مرزا قادیانی جیسا جاہل مطلق اتنا بھی نہیں جانتا تھا کہ مخالف کا رد ہمیشہ اسی کے مسلمات سے کیا جاتا ہے

نا کہ یہ کہ اپنا عقیدہ ہی بدل کر بیٹھ جاؤ۔ لہٰذا مرزا قادیانی کو بھی یہی چاہیے تھا کہ عیسائیوں کی الہامی کتاب (جسے وہ بائبل کہتے ہیں) سے ان کا رد کرتا جو کہ عیسائیوں کے لیے قابل حجت ہے لیکن مرزا قادیانی نے ان کا رد کرنے کے بجائے قرآن کی نص کا بھی انکار کیا اور صرف اپنا عقیدہ ہی نہیں بدلا بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ سلام ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا جبکہ خود مرزا قادیانی اپنی زندگی کے 52 سال تک اسی عقیدہ حیات عیسیٰ پر قائم تھا لیکن مرزا قادیانی کی اس حرکت سے عیسائیت تو نہیں ختم ہوئی البتہ دنیا کو ایک نیا قادیانی شگوفہ ضرور مل گیا جو کہ فتنہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔

سوال: قادیانی پوری دنیا میں وفات عیسیٰ کا شور مچائے پھرتے ہیں اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ''ہم پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہماری جماعت میں ہر سال کروڑوں لوگ شامل ہو رہے ہیں'' ۔**سوال یہ ہے کہ پھر ابھی تک عیسائیت ختم کیوں نہیں ہوئی؟** جبکہ قادیانیوں کو یہ عقیدہ رکھے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے اور قادیانی اپنے اسی عقیدے کو ''کسر صلیب'' بھی کہتے ہیں اور پھر عیسائیوں کی گود میں پناہ بھی لیے ہوئے ہیں تو کیا قادیانی عیسائیوں کی گود میں بیٹھ کر ایسے کسر صلیب کریں گے؟

چندہ دو ورنہ جماعت سے نکل جاؤ

مرزا قادیانی کو دولت کی کتنی حوس تھی اس بات کا اندازہ آپ مرزا قادیانی کی اپنی جماعت کو چندہ سے متعلق دیے جانے والے احکامات سے لگا سکتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

''ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لیے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے، وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہ سکے گا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے

سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لیے قبول کرتا ہے۔ اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواجو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۹)

مرزا قادیانی کا اپنی جماعت کو کسی بھی حالت میں چندہ دینے چاہے وہ (ایک دھیلہ) ہی کیوں نہ ہو اور چندہ نہ دینے والے کو تین ماہ کی مہلت کے بعد جماعت سے نکل جانے کی دھمکی دینے سے یہ بات بلکل واضح ہو رہی ہے کہ اسے مال دولت کی حد سے زیادہ حوس تھی۔ صرف یہی نہیں چندہ نہ دینے والے شخص کو مرزا قادیانی منافق کہہ رہا ہے جبکہ خود مرزا قادیانی منافق اعظم ہے۔ دین اسلام میں ایسے کسی بھی جبری طور پر چندہ لینے کا کوئی حکم ہے اور نہ ہی یہ شرعی طور پر کسی بھی طرح جائز ہے لیکن مرزا قادیانی کا اسلام سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا اسی لیے اس کے لیے شاید یہ سب کچھ جائز تھا۔

خلاصہ کلام

علماء اسلام کی عیسائیت اور دیگر باطل مذاہب کے رد پر دینی خدمات آپ کے سامنے پیش کر دی گئی ہیں اور مرزا قادیانی کی دین اسلام کے نام پر کیے جانے والے فراڈ اور اسلام کے دفاع کرنے کے نام پر کیے جانے والے چند ایک ناکام مناظرے جو کہ بعد میں مرزا قادیانی کی ذلت کا باعث بنے جن کی وجہ سے دین اسلام کو بھی بہت نقصان ہوا جن کا مقصد صرف مرزا قادیانی کا سستی شہرت حاصل کرنا تھا، اور اپنی ہی عوام کو دھمکا کر چندہ لینے اور اس کے علاوہ دیگر حقائق جاننے کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ

مرزا قادیانی اسلام کا بہت بڑا خیر خواہ تھا تو ہم اس کے لیے صرف دعا ہی کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر اپنا رحم فرمائے اور اسے حق کی پہچان کروائے۔ آمین یارب العالمین

ختم شد

☆......☆......☆

عکسی

شہادتیں

از تصنیفات مولوی عباس علی

بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جاجموی

خلاصۃ صولۃ الضیغم

علی اعداء ابن مریم در سنہ ۱۲۵۸ ہجری

مطبع سنلین جلیلہ طبع شد

ردعیسائیت پر لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب

(یہ حوالہ صفحہ 10 پر درج ہے)
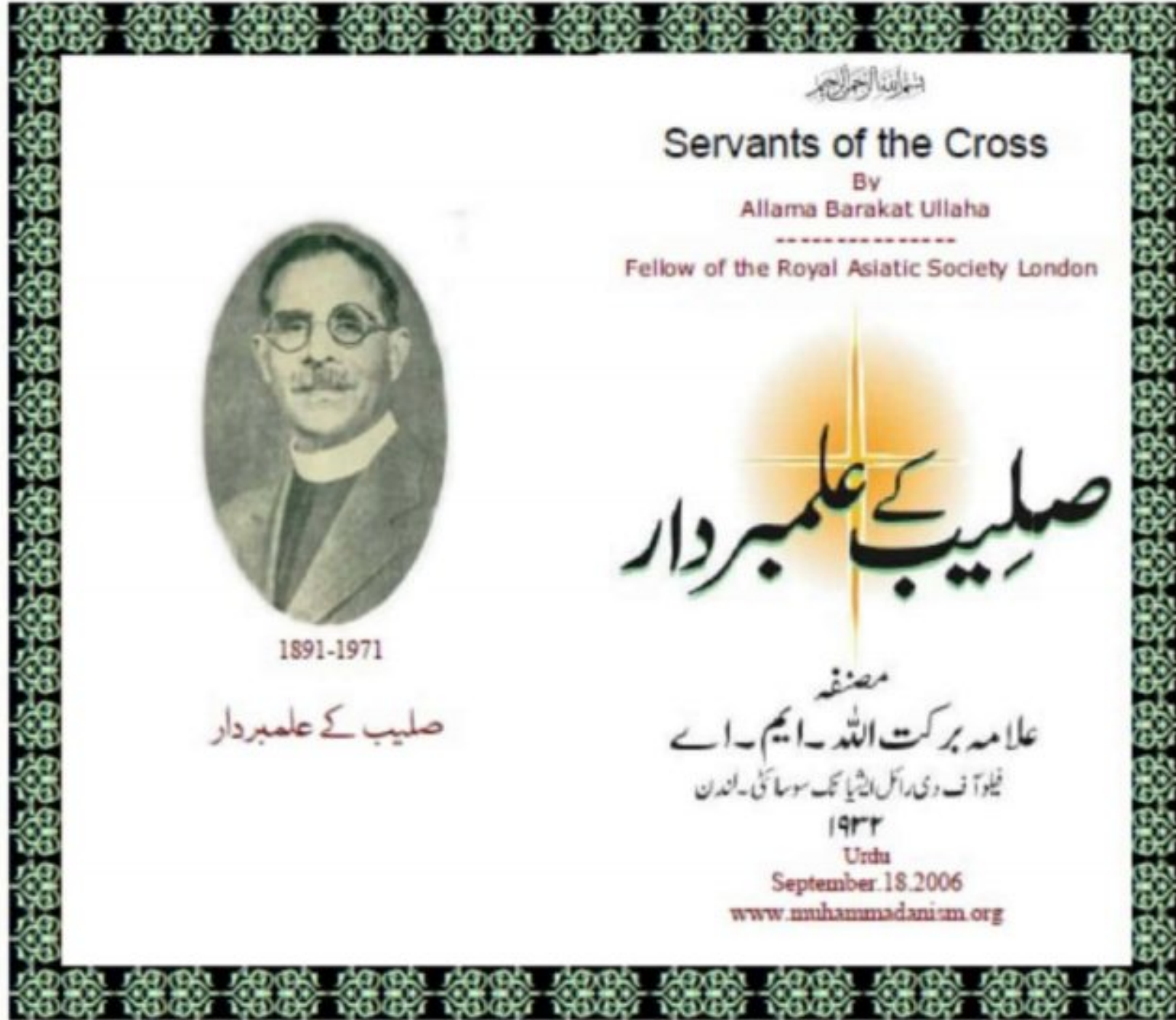
پشاور کے میجر مارٹن نے فینڈر کولکھا کہ یہاں ایک ایرانی ہے جوبپتسمہ پانا چاہتا ہے۔یہ ایرانی طہران کے ایک تاجر کا بیٹا تھا۔ایک آرمینی نے اُس کو ایران میں میزان الحق دی تھی۔ یہ ایرانی نوجوان مذہبی کتب پڑھنے کا شوقین تھا۔ اُس نے پشاور میں کرنیل ویلیہ(Col. Whelle) کوبازاری منادی کرتے سنا تھا۔ وہ میزان الحق پڑھ کر دوسال تک مسیحیت واسلام کے عقائد کا موازانہ کرتا رہا اوربلاآخر مسیحی ہوگیا۔ یہ ایرانی گویا شوشا کے مشن کاپھل تھا۔

ایسٹر ۱۸۵۷ء میں آگرہ میں فینڈر کا معرکتہ آلار مباحثہ علمانے اسلام کے ساتھ احاطہ عبدالمسیح میں ہوا۔ فرنچ اس کا مددگار تھا۔ فینڈر اس مباحثہ کی بابت لکھتا ہے۔

یہاں کے (آگرہ) کے علمانے اسلام دہلی کے علماء کے ساتھ مل کر گذشتہ دوتین سال سے کتابِ مقدس کا اورہماری کتابوں کا اورمغربی علماء کی تنقیدی کُتب اورتفاسیر کا مطالعہ کررہے تھے تاکہ وہ کتاب مقدس کو غلط اورباطل ثابت کرسکیں۔ اس کانتیجہ یہ ہواکہ دہلی کے عالم مولوی رحمت الله اوردیگر علماء نے کتابِ استفسار، ازالہ الاوہام ، اعجاز عیسوی وغیرہ کتب لکھیں۔

ردعیسائیت پر کام کرنے والے مسلم علماء کرام کے متعلق عیسائی پادری کی گواہی

(یہ حوالہ صفحہ 12 پر درج ہے)

بگوش ہوگئے۔ اُس کی کتاب میزان الحق دُوردُور پہنچ گئی تھی۔ کراچی میں مسٹر عبداللہ آتھم سرکاری ملازم کو اپنے آبائی دین کی نسبت شکوک پیدا ہوئے اوراُنھوں نے کراچی اور تمام ہندوستان کے نامی علماء سے اُن کے جواب طلب کئے لیکن جواب دینے کے بجائے اُنھوں نے کفر کا فتویٰ صادر کردیا اور مشہور کردیا کہ یہ سوالات کسی عیسائی نے لکھے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ آتھم مسیحیت کے جانی دشمن تھے۔ دقیق مطالعہ کے بعد آپ نے بپتسمہ پایا۔ آپ ایک زبردست فلسفی اورشاعر تھے۔ آپ نے "آرام آتھمی"، اندرونہ بائبل، جوہرالقرآن ، نکات احمدیہ، آئینہ فطرت، ہوائے زمانہ" وغیرہ کتابیں لکھیں۔ آپ نے اپنی عمر کی آخری منزل میں مرزا قادیانی سے امرتسر میں مباحثہ کیا۔ جب پندرہ روز کے مباحثہ کے بعد مرزا نے دیکھا کہ اُس کو کامیابی نصیب نہیں ہوسکتی تو اُس نے آپ کی موت کی پیشین گوئی کردی جو جھوٹی ثابت ہوئی۔ یہ مباحثہ کتاب " جنگ مقدس" میں موجود ہے اورجب تک مرزا ئی فرقہ زندہ ہے ڈپٹی عبداللہ آتھم فاتح قادیان کا نام اُسکو گمراہ کن ثابت کرتا رہیگا۔

(یہ حوالہ صفحہ 23 پر درج ہے)

کوئی ادھرم دکھاوے

اسکو کوئی ست دہاستی اسو مجھکر

تکذیب براہینِ احمدیہ

جلد اوّل

جس مین براہین احمدیہ کی چار جلدون کے اعتراضات متعلقہ ویدمم

کا جواب باصواب ہے

مصنفہ پنڈت لیکھرام (آریہ مسافر) مقیم پشاور

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۸۹ مطابق ۱۹۴۷ بکرمی اور ۱۸۹۰ء
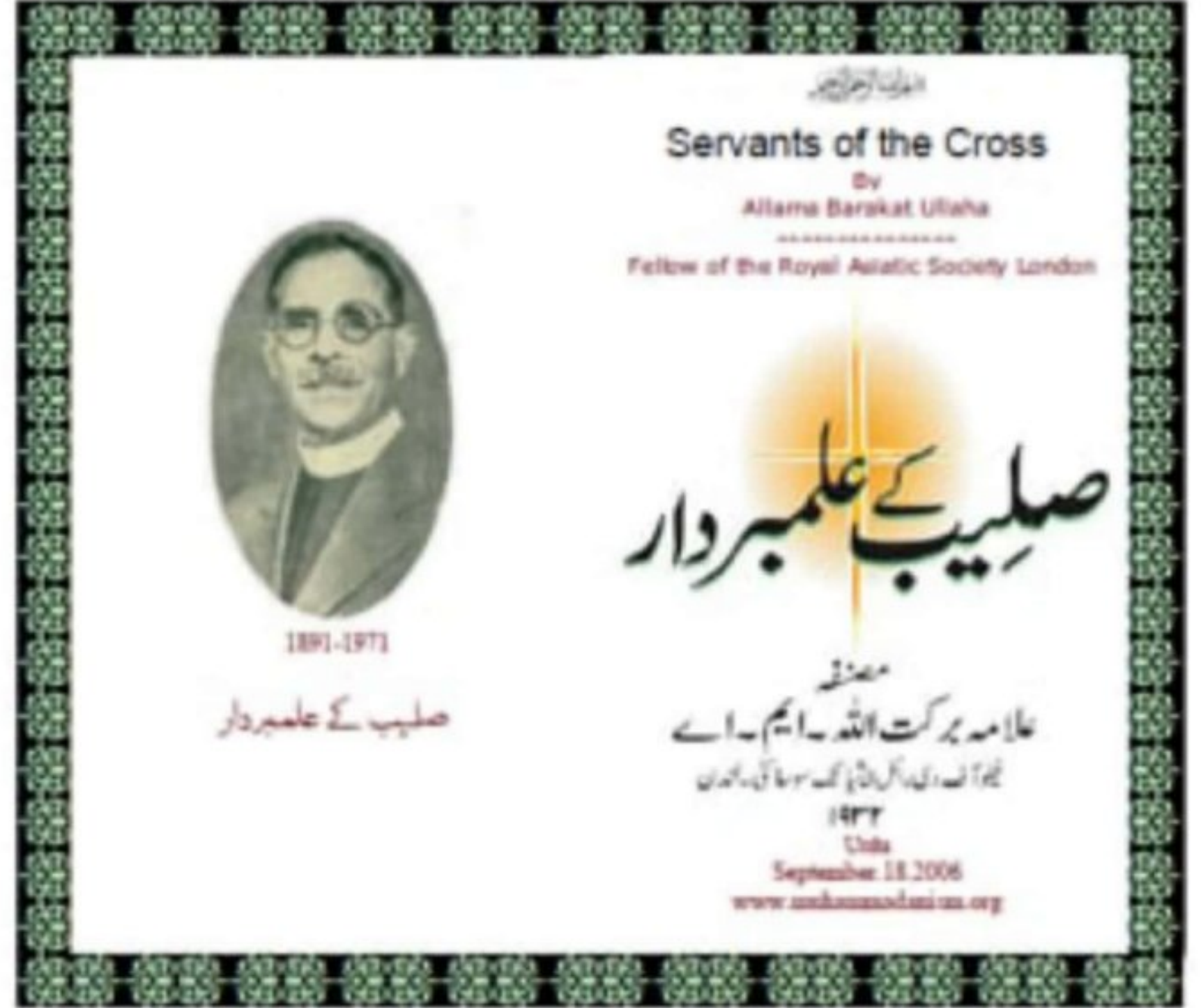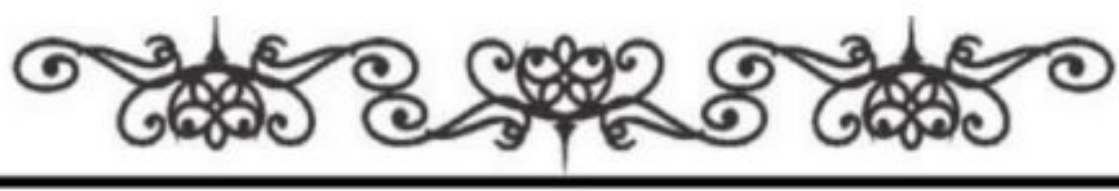
تکذیب براہین احمدیہ ۴ سبب تالیف کتاب

آٹھ سال کو کئی طرح کے مکر و فریب اور حیلہ حوالہ مین ٹالا ہے۔ کتاب مین کہین برہمو دہرم والون سے گالی گلوچ ہو رہی ہے۔ کسی جگہ عیسائیون کو کوس رہے ہین۔ کسی جگہ مسیح کو خلف ابن اللہ بنا رہے ہین۔ اور کسی جگہ آریون کو برا بھلا بتا رہے ہین۔ مجھے اس جگہ کسی اور سے سرد کار نہین۔ اور نہ مین کسی فیرکا تھمائتی ہون آریہ دھرم کا پیرو کار ہون۔ اور وید وکت صداقت کا بندہ جان نثار۔ پس اپنا فرض سمجھتا ہون کہ براہین احمدیہ کو میزان انصاف مین تولون اور اُسکا امتحان کرون ؎

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان تا سیہ روی شود ہر کہ درو غش باشد

اشتہار کی حقیقت کا اظہار

جلد اول مین مرزا صاحب نے ظاہری نمود سے بود بلکہ روپیہ کمانے کے سود پر بڑے حرفون مین ایک اشتہار کامل ۲۰ صفحہ پر لکھا ہے جس سے سوائے ظاہری شیخی کے کوئی کسی طرح کا نتیجہ نہین نکل سکتا۔ اشتہار کا ایسا بلند نکو تصدیق کرتا ہے کہ طبل تہی از رو و بانگ دور۔ اہل انصاف جانتے ہین کہ ظاہری نمود ون پر مزا صداقت کا خون کرنا ہے۔ ایک دانا کا قول ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید مطلب تمام لاف گزاف سے صرف یہی ہے کہ کسی طرح روپیہ ہاتھ آئے اور دنیا بخیر ہو جائے۔ مگر مرزا صاحب کو یہ خیال نہین ہے ؎

کلید در دوزخ است آن نماز کہ بر روے عالم گذاری دراز

ان چال بازیون پر خواہ کوئی جاہل مائل ہو جائے۔ اور حق سے ہاتھ اٹھائے مگر عقلا ان ہتھکنڈون سے سراسر بیزار ہین۔ اب دانا ان دھوکھون سے آگاہ و واقف کار۔ جہالت کا دور دورہ اب نہین رہا۔ علم نے آنکھین کھولدین۔ نجمی و عیسوی معجزات قدر کے لائق نہین رہے۔ شعبدہ بازی ہوتی ہے

کتاب میں برہمود ہرم والوں سے گالی گلوچ ہورہی ہے۔ کسی جگہ عیسائیوں کوکوس رہے ہیں۔ کسی جگہ مسیح کوخلف ابن اللہ بنارہے ہیں۔ اور کسی جگہ آریوں کو برا بھلا بتا رہے ہیں

(یہ حوالہ صفحہ 24 پر درج ہے)

۴۴

پر کتابیں لکھی ہیں اس کی اس وقت تک نظیر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ خود اُن کے حریف ریورنڈ کینن میکال نے ان کے علم و فضل اور تحقیق کو تسلیم کیا ہے لیکن باوجود اس کے نہایت بے تعصب تھے اور کسی مذہب و ملت سے انھیں خصومت یا پرخاش نہ تھی یہاں تک کہ وہ اسلامی فرقوں میں سے بھی کسی سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ گزشتہ مردم شماری سے قبل جب مردم شماری ہوئی تو انھوں نے مذہب (فرقہ) کے خانہ میں اپنی بیوی کے نام کے سامنے تو لفظ شیعہ لکھ دیا، لیکن اپنے اور بیٹوں کے نام کے مقابل صفر صفر لکھ دیئے۔ اس سے ان کی کمال بے تعصبی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اس اسلام کو جس کی تعلیم قرآن نے کی ہے حقیقی مذہب خیال کرتے تھے۔ باقی تمام تفریقوں کو فضول اور لغو سمجھتے تھے۔

اس موقع پر یہ واقعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جس وقت ہم مولوی صاحب مرحوم کے حالات کی جستجو میں تھے تو ہمیں مولوی صاحب کے کاغذات میں سے چند خطوط مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم کے بھی ملے جو انھوں نے مولوی صاحب کو لکھے تھے اور اپنی مشہور اور پُرزور کتاب "براہین احمدیہ" کی تالیف میں مدد طلب کی تھی۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ "آپ کا افتخار نامہ محبت آمود...... عز ورود دلایا۔ اگرچہ پہلے سے مجھ کو بہ نیت الزام خصم اجتماع براہین قطعیہ اثبات نبوت و حقیقت

قرآن شریف میں ایک عرصے سے سرگرمی تھی کہ جناب کا ارشاد موجبِ
گرم جوشی و باعثِ اشتعال شعلہ حمیتِ اسلام علی صاحبہا السلام ہوا
اور موجب از یاد تقویت و توسیع حوصلہ خیال کیا گیا کہ جب آپ سا
اوالعزم صاحب فضیلت دینی و دنیوی نہ دل سے حامی ہو، اور تائید
دین حق میں دل گرمی کا اظہار فرما دے تو بلا شائبہ ریب اس کو
تائید غیبی خیال کرنا چاہیے۔ جزاکم اللہ نعم الجزاء۔ ماسوائے اس
کے اگر اب تک کچھ دلائل یا مضامین آپ نے نتائج طبع عالی سے
طبع فرمائے ہوں تو وہ بھی مرحمت ہوں۔" ایک دوسرے خط میں
تحریر فرماتے ہیں: "آپ کے مضمون اثبات نبوت کی اب تک میں
نے انتظار کی، پر اب تک نہ کوئی عنایت نامہ نہ مضمون پہنچا،
اس لیے آج مکرر تکلیف دیتا ہوں کہ آج براہ عنایت بزرگانہ بہت
جلد مضمون اثبات حقانیت قرآن مجید تیار کر کے میرے پاس
بھیج دیں، اور میں نے بھی ایک کتاب جو دس حصے پر مشتمل ہے
تصنیف کی ہے اور نام اس کا براہین احمدیہ علی حقانیۃ کتاب
اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ رکھا ہے اور صلاح یہ ہے کہ آپ کے
فوائد جرائد بھی اس میں درج کروں اور اپنے محقر کلام سے ان کو
زیب و زینت بخشوں۔ سو اس امر میں آپ توقف نہ فرمائیں اور جہاں
تک جلد ہو سکے مجھ کو مضمون مبارک اپنے سے ممنون فرما دیں۔" اس کے
بعد پنجاب میں آریوں کے شور و شغب اور عداوت اسلام کا کسی قدر

تفصیل سے ذکر کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ " دوسری گزارش یہ ہے کہ اگرچہ میں نے ایک جگہ سے وید کا انگریزی ترجمہ بھی طلب کیا ہے اور امید کہ عنقریب آجائے گا اور پنڈت دیانند کی وید بھاش کی کئی جلدیں بھی میرے پاس ہیں، اور اس کا ستیارتھ پرکاش بھی موجود ہے۔ لیکن تاہم آپ کو بھی تکلیف دیتا ہوں کہ آپ کو جو ذاتی تحقیقات سے اعتراض ہنود پر معلوم ہوئے ہوں یا جو وید پر اعتراض ہوتے ہوں، ان اعتراضوں کو ضرور ہمراہ دوسرے مضمون اپنے کے بھیج دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ کتب مسلّمہ آریہ سماج کی وید اور منوا سمرت ہے، اور دوسری کتابوں کو مستند نہیں سمجھتے بلکہ پرانوں وغیرہ کو محض جھوٹی کتابیں سمجھتے ہیں۔ میں اس جستجو میں ہوں کہ علاوہ اثبات نبوت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنود کے وید اور ان کے دین پر بھی سخت سخت اعتراض کیے جائیں کیوں کہ اکثر جاہل ایسے بھی ہیں کہ جب تک اپنی کتاب کا ناچیز اور باطل اور خلاف حق ہونا ان کے ذہن نشین نہ ہو تب تک گو کیسی ہی خوبیاں اور دلائل حقانیت قرآن مجید کے ان پر ثابت کیے جائیں اپنے ذہن کی طرف داری سے باز نہیں آتے، اور یہی دل میں کہتے ہیں کہ ہم اسی میں گزارہ کرلیں گے۔ سو میرا ارادہ ہے کہ اس تحقیقات اور آپ کے مضمون کو بطور حاشیے کے کتاب کے اندر درج کردونگا"

ایک اور خط مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۷۹ء میں تحریر فرماتے ہیں

۴۷

قرآن مجید کے الہامی اور کلام الٰہی ہونے کے ثبوت میں آپ کا مدد کرنا
باعث ممنونی ہے نہ موجب ناگواری۔ میں نے بھی اس بارے میں
ایک چھوٹا سا رسالہ تالیف کرنا شروع کیا ہے اور خدا کے فضل سے
یقین کرتا ہوں کہ عنقریب چھپ کر شائع ہو جائے گا۔ آپ کی اگر
مرضی ہو تو وجوہات صداقت قرآن جو آپ کے دل پر القا ہوں میرے
پاس بھیج دیں، تاکہ اسی رسالے میں حسب مواقع اندراج پا جائے
یا سفیر ہند میں۔ لیکن جو براہین (جیسے معجزات وغیرہ) زمانہ گزشتہ
سے تعلق رکھتے ہوں ان کا تحریر کرنا ضروری نہیں کہ منقولات
مخالف پر حجت قویہ نہیں آسکتیں۔ جو نفس الامر میں خوبی اور عمدگی
کتاب اللہ میں پائی جائے یا جو عند العقل اس کی ضرورت ہو
وہ دکھلانی چاہیے۔ بہر صورت میں اس دن بہت خوش ہوں گا
کہ جب میری نظر آپ کے مضمون پر پڑے گی۔ آپ بمقتضا اس کے
کہ الکریم اذا وعد وفا مضمون تحریر فرما دیں۔ لیکن یہ کوشش کریں کہ
کیف ما اتفق مجھ کو اس سے اطلاع ہو جائے اور آخر میں دعا کرتا ہوں
کہ خدا ہم کو اور آپ کو جلدی توفیق بخشے کہ منکر کتاب الٰہی کو دنداں
شکن جواب سے ملزم اور نادم کریں، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔
اس کے بعد ایک دوسرے خط مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۷۹ء میں تحریر
فرماتے ہیں "کتاب (براہین احمدیہ) ڈیڑھ سو جزو ہے جس کی
لاگت تخمیناً نو سو چالیس روپے ہے، اور آپ کی تحریر ملحق ہو کر اور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور کاروباری امور کے متعلق خطوط وکتابت بنام منیجر ہو

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

جلد ۶ | ۳ جون ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | ۳ رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ | نمبر ۹۲ ۹۳

مدینۃ المسیح

۳۱ مئی کو طلبائے ہائی سکول نے جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کی آمد کی خوشی میں ایک پُرتکلف دعوت دی جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تقریر فرمائی جو آئندہ انشاء اللہ درج کی جائیگی۔

دارالامان میں پہلا روزہ یکم جون کو ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی روزانہ صبح کے وقت درس دیتے ہیں۔ اور بعد نماز ظہر جناب حافظ روشن علی صاحب کا درس ہوتا ہے۔ جو انشاء اللہ رمضان المبارک میں سارا قرآن کریم ختم کرائیں گے۔

۲ جون کو حضور ملک معظم کی سالگرہ کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ کے تمام دفاتر اور سکولوں میں چھٹی منائی گئی۔

اخبار احمدیہ

(از ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر)

برٹش حکام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امن پسند تعلیم اور احمدیوں کا عام برطانیہ کے ساتھ اظہار اخلاص اور وفاداری کرنا بعض حکام کے دلوں میں جذبات محبت پیدا کر رہا ہے۔ اور یہ حالت ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے باہر بھی یہی حالت ہے۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص جو کچھ مدت ایک احمدی کے پاس رہتا رہا تھا۔ ملازمت کے لئے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا۔ جب افسر مذکور نے درخواست کنندہ کے حالات دریافت کئے۔ اور پوچھا کہ کہاں

رہتے ہو۔ تو اس نے جواب دیا کہ فلاں احمدی کے پاس۔ پھر ذیل کا مکالمہ ہوا۔

افسر۔ کیا تم بھی احمدی ہو

امیدوار (ڈر کر کہ احمدی کے نام سے ناراض نہ ہو) نہیں صاحب!

افسر۔ افسوس کہ تم اتنی دیر احمدی کے پاس رہا مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا۔ جاؤ پہلے احمدی بنو۔ پھر فلاں تاریخ کو آنا۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ بعض حکام احمدیوں کی دیانت۔ امانت اور جذبات وفاداری کا احساس کرتے ہیں۔

ایک نیک جج

ایک غیر ملک سے اطلاع آئی ہے۔ کہ مخالفین نے

(یہ حوالہ صفحہ 33 پر درج ہے)

اس موضوع سے متعلق جن کتب سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے اور
جن کا مطالعہ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے لیے
مفید ہے

۱ ...... فرنگیوں کا جال حضرت مولانا امداد صابریؒ
۲ ...... رئیس قادیان حضرت مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ
۳ ...... فتاوا ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ